قوانین الصرف

ملک سیف الرحمٰن
(استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

یکے از مطبوعات جامعہ احمدیہ

پیش لفظ

یہ رسالہ علم صرف کا خلاصہ ہے اور ایسے طالب علموں کے لئے زیادہ مفید ہے جو استاد سے یہ مضمون پڑھنے کے بعد اس کو بالاختصار اپنے ذہن میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اختصار کی وجہ سے مضمون کا کوئی پہلو کسی طالب علم کو مشکل لگے۔ ایسی صورت میں کسی عربی دان استاد سے اس حصّہ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

رسالہ کے صفحہ ۱۶ پر جو گردانیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں بعض صیغوں پر حاشیئے دے کر لکھا گیا ہے "دیکھیں قاعدہ ـــ" اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صیغہ میں قاعدہ کے مطابق تبدیلی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ قاعدہ دیکھ کر معلوم کریں کہ یہ قاعدہ کیا ہے اور اس کے مطابق اس صیغہ میں کیا تبدیلی ہوئی ہے۔

صرف کے مضمون کو سمجھنے کے لئے کم از کم ایک باب کا اچھی طرح زبانی یاد ہونا ضروری ہے۔ ایک باب ثلاثی مجرد کا یاد کیا جائے اور ایک باب ثلاثی مزید کا تو زیادہ مفید رہے گا۔

خاکسار

مؤلف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۔

قوانین الصرف

ابتدائی باتیں

۱۔ علم صرف کے موجد:۔ علم صرف کے موجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد علامہ معاذ بن مسلم الفراء ہیں۔ یہ بہت بڑے ادیب اور امام لغت تھے۔ کوفہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۲۷ھ میں وفات پائی۔

۲۔ علم صرف کی تعریف:۔ صرف وہ علم ہے جس میں عربی کلمات کو پہچاننے اور ان میں تغیّر و تبدّل کرنے کا طریق بتایا جاتا ہے۔

۳۔ حروفِ ہجاء:۔ وہ مفرد آوازیں جو مُنہ کے مختلف حصوں سے نکلتی ہیں اور جن سے عربی لفظ ترکیب پاتا ہے انکو حروف ہجاء[1] یعنی جوڑ کے حروف کہتے ہیں۔ حروف مبانی بھی ان کا نام ہے جیسے ا۔ ب۔ ت

[1] صوتٌ یعتمد علی بعض المخارج ۔

۴۔ حرکات :- حرکات کی تین قسمیں ہیں۔ فتحہ ـَـ کسرہ ـِـ ضمہ ـُـ عربی زبان میں زبر کو فتحہ۔ زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہا جاتا ہے۔ جس حرف پر فتحہ ہو اُسے مفتوح جس پر کسرہ ہو اُسے مکسور اور جس پر ضمہ ہو اُسے مضموم کہتے ہیں۔ فتحہ کسرہ اور ضمہ کو حرکت بھی کہا جاتا ہے۔

جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو اُسے ساکن کہتے ہیں۔ سکون کی علامت ـْـ ہے۔

۵۔ نون تنوین :- جس حرف پر دو حرکتیں یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں تو دوسری حرکت تنوین کی علامت ہوتی ہے۔ تنوین ایک ساکن نون ہے جو پڑھنے میں تو آتا ہے لیکن نون کی شکل میں اسے لکھا نہیں جاتا۔ جیسے کِتَابٌ میں ب پر دوسرا پیش نون تنوین ہے (اس کا تلفظ کِتَابُنْ ہے) اسی طرح کِتَابًا اور کِتَابٍ میں دوسری حرکت نون تنوین ہے۔

۶۔ لفظﮯ :- وہ آواز جو مختلف حروف پر مشتمل ہو اُسے لفظ کہتے ہیں۔

۷۔ کلمہ کی تعریف :- اکیلے بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم۔ فعل اور حرف جیسے زَيْدٌ۔ نَصَرَ۔ فِيْ۔

اصطلاحی طور پر ان تین قسموں کو سہ اقسام کہتے ہیں یعنی کلمہ کی ابتدائی تین قسمیں۔

ﮯ صوتٌ يشتمل على بعض الحروف

(i) **اسم کی تعریف** :- اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی دینے میں اکیلا کافی ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس کے معنے کا جز نہ ہو۔ جیسے کِتَابٌ۔ عِلْمٌ۔

(ii) **فعل کی تعریف** :- فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنے دینے میں اکیلا کافی ہو اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس کے معنے کا جز ہو اور زمانہ کا مفہوم اسکی شکل اور بناوٹ سے ظاہر ہو۔ جیسے نَصَرَ يَنْصُرُ۔

(iii) **حرف کی تعریف** :- حرف وہ بامعنی کلمہ ہے جس کا مفہوم کسی دوسرے کلمے سے ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے مِنْ اور فِيْ۔ کلمے کی اس تیسری قسم کو حروف معانی بھی کہتے ہیں۔

۸۔ معرب اور مبنی :- مختلف جملوں میں استعمال کے وقت آخر میں تبدیلی کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مُعْرَب اور مَبْنِي۔

معرب وہ اسم ہے جس کا آخر مختلف جملوں میں استعمال ہونے کی وجہ سے بدل جائے۔ اس تبدیلی کو اعراب کہتے ہیں۔ اس کی علامت کبھی حرکت ہوتی ہے اور کبھی حرف۔ مثلاً حرف علت یا نون۔ جیسے اَرْسَلَ زَيْدٌ اَرْسَلْتُ زَيْدًا۔ ارسلت الی زيدٍ۔ ان مثالوں میں زید کی دال کی حرکت تینوں جملوں میں بدل گئی ہے۔ اس لئے یہ معرب ہے اور علامت اعراب پہلی مثال میں ضمہ دوسری میں فتحہ اور تیسری میں کسرہ ہے۔

مبنی وہ اسم ہے جس کا آخر مختلف جملوں میں استعمال ہونے کے باوجود نہ بدلے۔ جیسے اَرْسَلَ هٰؤُلَاءِ۔ اَرْسَلْتُ هٰؤُلَاءِ۔ ارسلت الی هٰؤُلَاءِ۔ ان تینوں جملوں میں هٰؤُلَاءِ کے آخر زیر ہے اور کوئی تبدیلی

نہیں ہوئی۔ اس لئے ھُوَ تو ء اسم مبنی ہے۔

کلمے کی تین قسموں میں سے حرف سب مبنی ہوتے ہیں۔ فعل اکثر مبنی ہوتے ہیں صرف مضارع معرب ہے۔ اسم اکثر معرب ہوتے ہیں اس کی صرف چند قسمیں مبنی ہیں۔ جیسے اسم ضمیر۔ اسم اشارہ وغیرہ۔

۹۔ اشتقاق کی بناء پر اسم معرب کی قسمیں:۔ بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ مصدر۔ مشتق اور جامد۔

مصدر وہ اسم ہے جس سے دوسرے اسم اور فعل بنائے جائیں۔ اردو میں ترجمہ کریں تو اس کے آخر میں "نا" آئے۔ جیسے نَصْرٌ (مدد کرنا) عِلْمٌ (جاننا) مصدر ایک طرز کے صیغوں کا مادہ اور منبع بنتا ہے۔

اسم مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اس کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) اسم فاعل جیسے عَالِمٌ (۲) اسم مفعول جیسے مَعْلُوْمٌ (۳) اسم تفضیل جیسے اَعْلَمُ (۴) صفت مشبہ جیسے عَلِیْمٌ (۵) مبالغہ جیسے عَلَّامَۃ (ان پانچ کو اسمائے صفات بھی کہتے ہیں) (۶) اسم آلہ جیسے مِعْلَمٌ (۷) اسم ظرف جیسے مَعْلَمٌ۔ یہ سب اسماء مصدر عِلْمٌ سے نکلے ہیں۔

اسم جامد وہ اسم ہے جو نہ کسی سے نکلے اور نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے یعنی نہ اسم مشتق ہو اور نہ مصدر جیسے زیدٌ۔ بکرٌ۔ دارٌ۔

۱۰۔ وزن کے معنے:۔ وزن کے معنے ہیں کہ ف ع ل (فعل) کو کسی کلمہ کے حروف کے مقابل رکھا جائے۔ جو حرف ف کے مقابل میں آئے اُسے فاء کلمہ جو حرف ع کے مقابل میں آئے اُسے عین کلمہ

اور جو ل کے مقابل میں آئے اُسے لام کلمہ کہیں گے۔ جیسے عِلْمٌ کا وزن فِعْلٌ ہے۔ کِتَابٌ کا وزن فِعَالٌ اور زَمَانٌ کا وزن فَعَالٌ ہے۔ فَ عَ لَ کو وزن یا میزان کہتے ہیں۔ اور جس کلمہ کا وزن کیا جائے اُسے موزون کہتے ہیں۔ مثلاً مذکورہ مثال میں کِتَابٌ موزون ہے اور فِعَالٌ وزن یا میزان ہے۔

۱۱۔ حروف اصلی و زائد:۔ حرف اصلی وہ حرف ہے جو وزن میں ف ع ل کے مقابلہ میں آئے اور کلمہ کی تمام گردانوں میں پایا جائے۔ (ہاں تعلیل وغیرہ کی صورت میں یہ حرف گر سکتا ہے) جیسے عِلْمٌ بروزن فِعْلٌ میں ع ل م حروف اصلی ہیں۔

زائد وہ حرف ہے جو ف ع ل کے مقابلہ میں نہ آئے بلکہ بعینہ جس طرح موزون میں ہے وزن میں بھی آجائے۔ جیسے کِتَابٌ بروزن فِعَالٌ میں ا۔ اور عَلِیْمٌ بروزن فَعِیْلٌ میں ی حرف زائد ہے۔

۱۲۔ شش اقسام:۔ حروف کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین بنیادی قسمیں ہیں (۱) ثُلاثی (۲) رُباعی (۳) خُماسی۔

ثلاثی وہ اسم ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں جیسے عِلْمٌ۔ بَکْرٌ۔

رُباعی وہ اسم ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں جیسے جَعْفَرٌ۔

خماسی وہ اسم ہے جس میں پانچ حرف اصلی ہوں جیسے سَفَرْجَلٌ۔

۱۳۔ مجرد اور مزید:۔ حرف اصلی اور زائد کے لحاظ سے ان تینوں قسموں میں سے ہر ایک کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) مجرد (۲) مزید۔

مجرد وہ اسم ہے جس میں سب حروف اصلی ہوں زائد کوئی نہ ہو۔ جیسے عِلْمٌ بروزن فِعْلٌ۔ یہ ثلاثی مجرد ہے۔ جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ یہ رباعی مجرد ہے اس کے وزن میں دو لام آتے ہیں۔ سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ یہ خماسی مجرد ہے۔ اس کے وزن میں تین لام آتے ہیں۔

مزید وہ اسم ہے جس میں اصلی حروف کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو جو وزن میں ف ع ل کے مقابلہ میں نہ آئے۔ جیسے شَمْأَلٌ[1] بروزن فَعْأَلٌ اس میں ہمزہ زائد ہے اور ش م ل حروف اصلی ہیں۔ یہ ثلاثی مزید ہے۔ غَضَنْفَرٌ[2] بروزن فَعَنْلَلٌ اس میں ن زائد ہے اور غ ض ف ر حروف اصلی ہیں۔ یہ رباعی مزید ہے۔ خَنْدَرِیْسٌ[3] بروزن فَعْلَلِیْلٌ اس میں ی زائد ہے۔ خ ن د ر س حروف اصلی ہیں۔ یہ خماسی مزید ہے۔

اس طرح حروف کی تعداد کے لحاظ سے اسم کی کل چھ قسمیں ہوئیں۔ (۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید (۳) رباعی مجرد (۴) رباعی مزید (۵) خماسی مجرد (۶) خماسی مزید

اصطلاحی طور پر ان چھ قسموں کو **شش اقسام** کہتے ہیں۔

(۴) فعل ثلاثی و رباعی :- فعل کی حروف کی تعداد کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں۔ (۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید (۳) رباعی مجرد (۴) رباعی مزید

ثلاثی مجرد وہ فعل ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں جیسے کَرُمَ بروزن فَعُلَ۔ نَصَرَ بروزن فَعَلَ۔

ثلاثی مزید وہ فعل ہے جس میں تین اصلی حروف کے علاوہ کوئی زائد

۱ بادِ شمالی ۲ شیر ۳ شراب۔

حرف بھی ہو۔ جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔ اس میں ہمزہ زائد ہے۔

رباعی مجرد وہ فعل ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں جیسے دَحْرَجَ[1] اور حَصْحَصَ[2] بروزن فَعْلَلَ۔

رباعی مزید وہ فعل ہے جس میں چار اصلی حروف کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو۔ مثلاً تَدَحْرَجَ[3] بروزن تَفَعْلَلَ۔ اس میں ت زائد ہے۔

نوٹ : فعل اور اس کے تمام مشتقات مجرد اور مزید کہلانے میں اپنے ماضی کے پہلے صیغہ کے تابع ہیں۔ مثلاً نَصَرَ ثلاثی مجرد ہے کیونکہ اس میں تین حرف ہیں اور تینوں اصلی ہیں اس لئے اس کے تمام مشتقات جیسے یَنْصُرُ نَاصِرٌ۔ مَنْصُوْرٌ وغیرہ کو بھی ثلاثی مجرد کہا جائے گا باوجود اس بات کے کہ یَنْصُرُ میں ی۔ نَاصِرٌ میں ا اور مَنْصُوْرٌ میں م اور و زائد حروف ہیں۔

اور اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ ثلاثی مزید ہے کیونکہ اس میں ا زائد ہے۔ ک ر م حروف اصلی ہیں۔ اس لئے اس کے باقی تمام مشتقات مثلاً یُکْرِمُ مُکْرِمٌ۔ مُکْرَمٌ وغیرہ کو بھی ثلاثی مزید کہا جائیگا۔

دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ رباعی مجرد ہے کیونکہ اس میں چار حرف ہیں اور چاروں اصلی ہیں اس لئے اس کے تمام مشتقات جیسے یُدَحْرِجُ۔ مُدَحْرِجٌ بھی رباعی مجرد ہونگے۔

تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ رباعی مزید ہے کیونکہ اس میں ت زائد ہے اسلئے اس کے باقی مشتقات یَتَدَحْرَجُ۔ مُتَدَحْرِجٌ بھی رباعی مزید ہونگے۔

۱ اس نے لڑھکایا ۲ وہ کھل گیا یا ظاہر ہوگیا۔ ۳ لڑھک گیا

۱۵۔ حروف علت :۔ و، ا، ی کو حروف علّت کہتے ہیں۔
اگر واؤ ساکن سے پہلے ضمّہ۔ ی ساکن سے پہلے کسرہ۔ اور الف سے پہلے فتحہ ہو تو اس وقت انہیں **حروف مدّہ** بھی کہتے ہیں جیسے قُوْ۔ فِیْ۔ مَا
اگر واؤ یا ی ساکن سے پہلے فتحہ ہو تو اُس وقت یہ دو حروف **حروف لین** بھی کہلاتے ہیں۔ جیسے اَوْ۔ اَیْ۔ واؤ اور ی حرف لین ہیں۔

۱۶۔ ہفت اقسام ۔ حروف کی اقسام کے اعتبار سے تمام اسماء اور افعال کی سات قسمیں ہیں۔
(۱) **صحیح*** وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں نہ ہمزہ ہو اور نہ حرف علت (یعنی واو۔ ا۔ ی) اور ایک طرح کے دو حرف بھی نہ ہوں۔ جیسے عَلِمَ۔

* بعض صرفیوں نے صحت و علّت کے اعتبار سے کلمے کی تین بنیادی اقسام بیان کی ہیں
(۱) **سالم** جس کے حروف اصلیہ میں حرف علت۔ ہمزہ اور ایک ہی جنس کے دو حروف نہ ہوں جیسے نَصَرَ، ضَرَبَ۔ عَلِمَ وغیرہ۔
(۲) **صحیح** : جس کے حروف اصلیہ میں حرف علّت تو نہ ہو مگر
ا۔ ہمزہ موجود ہو جیسے قَرَأَ۔ سَأَلَ۔ أَكَلَ وغیرہ (صحیح مہموز)
ب۔ ایک جنس کے دو حرف ہوں جیسے فَرَّ۔ زَلْزَلَ (صحیح مضاعف)
(۳) **معتل** :۔ جس کے حروفِ اصلیہ میں حرف علّت ہو جیسے وَعَدَ۔ قَالَ۔ دَعَا وغیرہ۔ آگے اجوف ناقص وغیرہ معتل کی اقسام ہیں۔
ع۲ بعض نے صحیح کے بارہ میں لکھا ہے کہ جس کے حروف اصلیہ میں حرف علت نہ ہو۔ (بس اس لحاظ سے سالم بھی صحیح ہی کی ایک قسم بن جائیگی۔ (صحیح سالم)

(۲) **مہموز** وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں ہمزہ ہو۔ اگر شروع میں ہمزہ ہو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے اَمَرَ بروزن فَعَلَ۔ اور اگر درمیان میں ہو تو اُسے مہموز العین کہتے ہیں جیسے سَأَلَ بروزن فَعَلَ۔ اور آخر میں ہو تو اسے مہموز اللام کہتے ہیں۔ جیسے قَرَءَ بروزن فَعَلَ۔
(۳) **مضاعف** وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں دو حرف ایک جیسے ہوں۔ اگر یہ دو ہم جنس حرف اکٹھے ہوں تو اسے مضاعف ثلاثی کہتے ہیں۔ جیسے مَدَّ اور دَقَّ۔ اور اگر ف اور پہلے لام۔ عین اور دوسرے لام میں ایک جنس کے ہوں تو اُسے مضاعف رُباعی کہتے ہیں جیسے زَلْزَلَ بروزن فَعْلَلَ اس میں ز ز اور ل ل ہم جنس ہیں۔ مضاعف کو مضعف بھی کہتے ہیں۔
(۴) **مثال** وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے پہلا حرف یعنی فاء کلمہ حرف علت ہو۔ اس کو معتل الفاء بھی کہتے ہیں جیسے وَعَدَ بروزن فَعَلَ۔ یہ مثال واوی ہے۔ یَسَرَ بروزن فَعَلَ۔ یہ مثال یائی ہے
(۵) **اجوف** وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے درمیانہ حرف یعنی عین کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے سَوِدَ بروزن فَعِلَ۔ یہ اجوف واوی ہے۔ بَیِقَ بروزن فَعِلَ یہ اجوف یائی ہے۔
(۶) **ناقص** وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے آخری حرف یعنی لام کلمہ حرف علت ہو۔ جیسے رَخُوَ بروزن فَعُلَ۔ یہ ناقص وادی ہے۔ اور

۱ عادت ۲ سیاہ ہوا ۳ سفید ہوا ۴ نرم ہو گیا۔

خَشِیَ بروزن فَعِلَ - یہ ناقص یائی ہے -

(۷) **لفیف** :- وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے دو حرف حرف علت ہوں - اس کی دو قسمیں ہیں - لفیف مقرون اور لفیف مفروق -

(۱) **لفیف مقرون** جس کے آخری دو حرف یعنی عین اور لام کلمہ حرف علت ہوں - جیسے قَوِیَ بروزن فَعِلَ -

(۲) **لفیف مفروق** جس کا پہلا اور آخری حرف یعنی فاء اور لام کلمہ حرف علت ہوں جیسے وَلِیَ بروزن فَعِلَ -

اصطلاحی طور پر ان سات قسموں کو **ہفت اقسام** کہتے ہیں ؎

صحیح است و مثال است و مضاعف ٭ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

۱۷ - تعلیل - حرف علت میں جو حسب قاعدہ تبدیلی کی جاتی ہے اس کو تعلیل کہتے ہیں - مثلاً قَوَلَ میں واؤ کو الف میں تبدیل کرنا اور اُسے قَوَلَ کی بجائے قَالَ پڑھنا تعلیل ہے -

۱۸ - متجانس :- ایک طرح کے دو حروف ہوں تو ان دو حرفوں کو ہم جنس یا متجانسین کہتے ہیں - جیسے مَدَدَ میں دو دال - سَبَبٌ میں دو باء متجانسین ہیں -

۱۹ - اِدغام :- دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلے کو ساکن کر کے اور اس کو دوسرے کے ساتھ ملا کر اکٹھا پڑھنا ادغام کہلاتا ہے - جیسے مَدَدَ میں مَدَّ - یَمْدُدُ میں یَمُدُّ - اس میں پہلی دال کو دوسری دال میں ادغام کیا گیا ہے - پہلی دال کو مدغم اور دوسری کو مدغم فیہ کہیں گے

۲۰ - حروف زائدہ - اصلی حروف کے علاوہ جو حروف کسی کلمہ میں زائد کئے جاتے ہیں ان کو حروف زائدہ کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں :- سَ - ءَ - لَ - تَ - مَ - وَ - نَ - یَ - ھَ - اَ - ان دس حروف کا مجموعہ یہ جملہ بنتا ہے "سَأَلْتُمُوْنِیْهَا" یعنی جب بھی کوئی حرف زائد ہوگا تو انہیں حروف میں سے ہوگا -

۲۱ - فعل کی تین بنیادی قسمیں - فعل کی تین قسمیں ہیں - (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر - فعل کی باقی قسمیں یا تو ماضی کی فرع ہیں یا مضارع کی - جیسے فعل جحد - فعل نفی بہ لن وغیرہ مضارع سے متعلق ہیں -

فعل ماضی وہ فعل ہے جو کسی ایسے کام کو بتائے جو گذرے ہوئے زمانہ میں ہوا ہو جیسے نَصَرَ (اُس نے مدد کی)، اَکْرَمَ (اس نے عزت کی)

فعل مضارع وہ فعل ہے جو کسی ایسے کام کو بتائے جو اب کیا جاتا ہے یا آئندہ کیا جائیگا - جیسے یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)، یُکْرِمُ (وہ عزت کرتا ہے یا کرے گا)

فعل امر وہ فعل ہے جس میں کسی کو کام کرنے کے لئے کہا گیا ہو - جیسے اُنْصُرْ (تو مدد کر) اَکْرِمْ (تو عزت کر)

ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں - معروف اور مجہول - **معروف** وہ فعل ہے جس کا فاعل مذکور ہو - جیسے نَصَرَ (اُس نے مدد کی) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کریگا) اُنْصُرْ (تو مدد کر) ان ہر سہ افعال میں مدد کرنے والے کا ذکر ہے -

مجہول وہ فعل ہے جس میں فاعل مذکور نہ ہو بلکہ اس کی جگہ مفعول کا ذکر ہو جیسے نُصِرَ (اس کی مدد کی گئی)، یُنْصَرُ (اس کی مدد کی جائے گی -)

لِتُنْصَرُوْا (تمہاری مدد کی جائے) - اِن افعال میں مدد کرنے والے کا ذکر نہیں -

نوٹ :- فعل مجہول صرف متعدی فعلوں سے آتا ہے - متعدی وہ فعل ہے جسے فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو - جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا - لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ادا کر دے - اُس کا مفعول نہیں آتا - جیسے مَرِضَ (وہ بیمار ہوگیا) فعل لازم سے مجہول نہیں آتا -

۲۲ - واحد - تثنیہ - جمع - واحد وہ کلمہ ہے جو ایک فرد کو بتائے - اسے مفرد بھی کہتے ہیں - جیسے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)

تثنیہ (یا مثنّٰی) وہ کلمہ ہے جو دو افراد کو بتلائے - یہ مفرد میں ا یا ی بڑھانے سے بنتا ہے - جیسے نَاصِرَانِ - نَاصِرَیْنِ -

جمع وہ کلمہ ہے جو دو سے زائد افراد کو بتائے - یہ مفرد میں و یا ی یا ات یا اور کوئی تبدیلی کرنے سے بنتا ہے جیسے نَاصِرُوْنَ - نَاصِرِیْنَ - اور نَاصِرَاتٌ - اَنْصَارٌ - انگریزی میں اسے NUMBER کہتے ہیں -

۲۳ - مذکر و مؤنث - مذکر وہ کلمہ ہے جو نر کو بتائے - جیسے مُسْلِمٌ - اور مؤنث وہ کلمہ ہے جو مادہ کو بتلائے جیسے مُسْلِمَةٌ انگریزی میں اسے GENDER کہتے ہیں -

۲۴ - متکلم - مخاطب اور غائب - متکلم جو بات کر رہا ہو جیسے اَنَا - مخاطب جس سے بات کی جا رہی ہو - جیسے اَنْتَ -

---

نوٹ : نَاصِرَانِ - نَاصِرُوْنَ وغیرہ میں نَ اُس نون تنوین کا قائم مقام ہے جو اِن الفاظ کے واحد کے صیغے (نَاصِرٌ) میں ہے - یہ نون تثنیہ یا جمع کی علامت نہیں -

غائب جس کے متعلق بات کی جا رہی ہو - جیسے هُوَ - انگریزی میں اسے PERSON کہتے ہیں -

۲۵ - اسم ظاہر و ضمیر :- اسم کی دو قسمیں ہیں - ظاہر اور ضمیر - اسم ظاہر وہ کلمہ ہے جو کسی چیز، جگہ یا شخص کا نام ہو جیسے کِتَابٌ - مَکَّةُ - زَیْدٌ

اسم ضمیر وہ چھوٹا سا کلمہ ہے جو متکلم یا مخاطب یا غائب کی جگہ بولا جائے جیسے اَنَا - اَنْتَ - هُوَ -

۲۶ - اسمائے ضمیر کی تفصیل :- اسم ضمیر کی تین قسمیں ہیں - (۱) مرفوع (۲) منصوب اور (۳) مجرور - **ضمیر مرفوع** فاعل کو ظاہر کرتی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں - (۱) مرفوع منفصل (۲) مرفوع متصل -

مرفوع منفصل :- هُوَ - هُمَا - هُمْ - هِيَ - هُمَا - هُنَّ - اَنْتَ - اَنْتُمَا - اَنْتُمْ - اَنْتِ - اَنْتُمَا - اَنْتُنَّ - اَنَا - نَحْنُ -

مرفوع متصل وہ ضمیر ہے جو فعل کے ساتھ متصل ہو کر (یعنی جڑ کر) آتی ہے - جیسے عَلِمَا میں ا - عَلِمُوْا میں واوُ - عَلِمْنَ میں نون عَلِمْتَ میں تاء ضمیر مرفوع متصل ہے - ان کو ضمیر مرفوع متصل بارز بھی کہتے ہیں - بارز کے معنے ظاہر اور نظر آنے والی چیز کے ہوتے ہیں -

(۲) **ضمیر منصوب** کی دو قسمیں ہیں - (۱) منفصل اور (۲) متصل -

ضمیر منصوب منفصل مفعول کو ظاہر کرتی ہے اور یہ بھی مرفوع منفصل کی طرح فعل یا اسم سے الگ مستقل صورت میں آتی ہے جیسے اِیَّاهُ - اِیَّاهُمَا - اِیَّاهُمْ اِیَّاهَا - اِیَّاهُمَا - اِیَّاهُنَّ - اِیَّاكَ - اِیَّاكُمَا - اِیَّاكُمْ - اِیَّاكِ - اِیَّاكُمَا -

إِيَّاكُنَّ - إِيَّايَ - إِيَّانَا - جیسے إِيَّاكَ نَعْبُدُ میں إِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل ہے

ضمیر منصوب متصل - یہ دوسرے کلمہ کے ساتھ متصل ہو کر آتی ہے جیسے نَصَرَهُ (اس نے اس کی مدد کی) نَصَرَهُمَا (اس نے ان دو کی مدد کی) نَصَرَهُمْ - نَصَرَهَا - نَصَرَهُمَا - نَصَرَهُنَّ - نَصَرَكَ - نَصَرَكُمَا - نَصَرَكُمْ - نَصَرَكِ - نَصَرَكُمَا - نَصَرَكُنَّ - نَصَرَنِي - نَصَرَنَا -

ضمیر مجرور - یہ مضاف الیہ کو ظاہر کرتی ہے - جیسے کِتَابُهُ (اس کی کتاب) کِتَابُهُمَا (ان دو کی کتاب) کِتَابُهُمْ - کِتَابُهَا - کِتَابُهُمَا - کِتَابُهُنَّ - کِتَابُكَ - کِتَابُكُمَا - کِتَابُكُمْ - کِتَابُكِ - کِتَابُكُمَا - کِتَابُكُنَّ - کِتَابِي - کِتَابُنَا -

۲۷ - گردان یا تصریف - ایک مصدر سے جو مختلف کلمے ماضی مضارع اور اسم وغیرہ نکلتے ہیں اُن کو واحد تثنیہ جمع - مذکر مؤنث اور غائب حاضر متکلم کے لحاظ سے ترتیب وار بیان کرنا گردان یا تصریف کہلاتا ہے - گردان اور تصریف کے معنے پھیرنا اور بدل بدل کر کسی چیز کو لانا ہے -

۲۸ - باب - ایک مصدر سے جو مختلف کلمے فعل یا اسم وغیرہ نکلتے ہیں مثلاً ماضی - مضارع - امر اور ان کے متعلقات - ان کی گردانیں جو ایک خاص شکل میں مترتب ہوتی ہیں ان کے مجموعہ کو باب کہتے ہیں -

ایک باب میں کم و بیش مندرجہ ذیل گردانیں ہوتی ہیں :-

فعل ماضی معروف - فعل ماضی مجہول فعل مضارع معروف - فعل مضارع مجہول

فعل جحد معروف - فعل جحد مجہول - مضارع منفی معروف - مضارع منفی مجہول فعل مضارع نفی بَلَنْ تاکیدیہ معروف - فعل مضارع نفی بَلَنْ تاکیدیہ مجہول - فعل امر حاضر معروف - فعل امر حاضر مجہول - فعل امر غائب معروف - فعل امر غائب مجہول - فعل نہی حاضر معروف - فعل نہی حاضر مجہول - فعل نہی غائب معروف - فعل نہی غائب مجہول - فعل تعجب - اسم فاعل - صفت مشبہ - اسم مفعول - اسم تفضیل - اسم ظرف - اسم آلہ تفصیل ع ۳۰ میں دیکھیں -

۲۹ - صیغہ - علم صرف کا مقصد صیغہ کو پہچاننا ہے - صیغہ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ :-

ا - کوئی کلمہ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع

ب - مذکر ہے یا مؤنث

ج - غائب ہے یا مخاطب یا متکلم

د - فعل ہے یا اسم ہے جیسے فعل ماضی ہے یا مضارع یا امر - یا اسم فاعل ہے یا اسم مفعول وغیرہ

ھ - ثلاثی مجرد ہے یا مزید بہ رباعی مجرد ہے یا مزید یعنی شش اقسام میں کیا ہے -

و - صحیح ہے یا مہموز - مضاعف ہے یا مثال ہے اجوف ہے یا ناقص یا لفیف یعنی ہفت اقسام میں کیا ہے -

ز - کونسا باب ہے -

مثلاً :- اگر پوچھا جائے کہ نَصَرَ کونسا صیغہ ہے تو جواب یوں ہوگا - نَصَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف - ثلاثی مجرد صحیح باب نَصَرَ يَنْصُرُ -

۳۰۔ مثال کے طور پر یاد کرنے کے لئے ایک باب کی پوری گردانیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔ کم از کم ایک باب کا یاد کرنا علم صرف سے واقفیت کیلئے بہت ضروری ہے۔

۱۔ فعل ماضی معروف

فعل	معنے	صیغہ	کیفیت
نَصَرَ	اُس نے مدد کی	واحد مذکر غائب	ماضی معروف کا پہلا صیغہ مصدر سے بنتا ہے مثلاً نَصَرَ نَصْرًا یا نُصْرَةً سے نکلا ہے۱؎
نَصَرَا	ان دو نے مدد کی	تثنیہ 〃 〃	اس میں اَ ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت تثنیہ ہے
نَصَرُوا	ان سب نے مدد کی	جمع مذکر غائب	اس میں وْ ضمیر 〃 〃 〃 جمع مذکر ہے
نَصَرَتْ	اس ایک عورت نے مدد کی	واحد مؤنث غائب	تْ ساکنہ علامت تانیث ہے یہ ضمیر نہیں ہے
نَصَرَتَا	ان دو عورتوں نے مدد کی	تثنیہ مؤنث غائب	اَ ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت تثنیہ
نَصَرْنَ	ان سب عورتوں نے مدد کی	جمع مؤنث غائب	نَ ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت جمع مؤنث
نَصَرْتَ	تو نے مدد کی	واحد مذکر حاضر	تَ 〃 〃 〃 علامت واحد مذکر مخاطب
نَصَرْتُمَا	تم دو نے مدد کی	تثنیہ مذکر حاضر	تُمَا 〃 〃 〃 〃 تثنیہ مذکر مخاطب
نَصَرْتُمْ	تم سب نے مدد کی	جمع مذکر حاضر	تُمْ 〃 〃 〃 〃 جمع مذکر مخاطب
نَصَرْتِ	تو ایک عورت نے مدد کی	واحد مؤنث حاضر	تِ 〃 〃 〃 〃 واحد مؤنث مخاطب
نَصَرْتُمَا	تم دو عورتوں نے مدد کی	تثنیہ مؤنث حاضر	تُمَا 〃 〃 〃 〃 تثنیہ مؤنث مخاطب
نَصَرْتُنَّ	تم سب عورتوں نے مدد کی	جمع مؤنث حاضر	تُنَّ 〃 〃 〃 〃 جمع مؤنث مخاطب
نَصَرْتُ	میں نے مدد کی	واحد مذکر و مؤنث متکلم	تُ 〃 〃 〃 〃 علامت واحد متکلم
نَصَرْنَا	ہم نے مدد کی	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم۲؎	نَا 〃 〃 〃 〃 علامت جمع متکلم

۱؎ دیکھو قاعدہ ۲۰ ۲؎ اسے متکلم مع الغیر بھی کہتے ہیں۔

(۲)

فعل ماضی مجہول

نُصِرَ	اُس کی مدد کی گئی	یہ فعل ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دینے سے بنتا ہے۔ اس میں فاعل کی بجائے مفعول کا ذکر ہوتا ہے۔
نُصِرَا	اُن دو کی مدد کی گئی	
نُصِرُوا	اُن سب کی مدد کی گئی	
نُصِرَتْ	اُس عورت کی مدد کی گئی	
نُصِرَتَا	اُن دو عورتوں کی مدد کی گئی	
نُصِرْنَ	اُن سب عورتوں کی مدد کی گئی	
نُصِرْتَ	تیری مدد کی گئی	
نُصِرْتُمَا	تم دو کی مدد کی گئی	
نُصِرْتُمْ	تم سب کی مدد کی گئی	
نُصِرْتِ	تو ایک عورت کی مدد کی گئی	
نُصِرْتُمَا	تم دو عورتوں کی مدد کی گئی	
نُصِرْتُنَّ	تم سب عورتوں کی مدد کی گئی	
نُصِرْتُ	میری مدد کی گئی	
نُصِرْنَا	ہماری مدد کی گئی	

(۳)

فعل مضارع معروف

يَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے یا کریگا	ماضی کے شروع میں ا۔ت۔ی۔ن حروف مضارع میں سے کوئی ایک حرف بڑھانے سے فعل مضارع بنتا ہے۔ اس کے پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ اعرابی۔ سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی ہوتا ہے۔ دو صیغوں کے آخر نون ضمیر ہوتا ہے اور یہ دونوں مبنی اور باقی سات صیغے معرب ہوتے ہیں۔ مزید دیکھیں قاعدہ ۵۔ اور ۱۰
يَنْصُرَانِ	وہ دو مدد کرتے ہیں یا کریں گے	اس میں ا ضمیر مرفوع متصل بارز و علامت تثنیہ ہے اور نون اعرابی
يَنْصُرُوْنَ	وہ سب مدد کرتے ہیں یا کریں گے	" و " " " " جمع مذکر ہے " "
تَنْصُرُ	وہ ایک عورت مدد کرتی ہے یا کریگی	" ت علامت تانیث "
تَنْصُرَانِ	وہ دو عورتیں مدد کرتی ہیں یا کریں گی	اس میں ا ضمیر مرفوع متصل بارز علامت تثنیہ ہے اور نون اعرابی
يَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد کرتی ہیں یا کریں گی	" ن ضمیر مرفوع متصل بارز علامت جمع مؤنث ہے یہ صیغہ مبنی ہے
تَنْصُرُ	تو مدد کرتا ہے یا کرے گا	" ت علامت خطاب ہے
تَنْصُرَانِ	تم دو مدد کرتے ہو یا کرو گے	" ا ضمیر مرفوع متصل بارز علامت تثنیہ ہے اور نون اعرابی
تَنْصُرُوْنَ	تم سب مدد کرتے ہو یا کرو گے	" و " " " علامت جمع مذکر ہے " "
تَنْصُرِيْنَ	تو ایک عورت مدد کرتی ہے یا کریگی	" ی " " " " تانیث ہے " " "
تَنْصُرَانِ	تم دو عورتیں مدد کرتی ہو یا کرو گی	" ا " " " " تثنیہ ہے " "
تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد کرتی ہو یا کرو گی	" ن " " " " جمع مؤنث ہے یہ صیغہ مبنی ہے
اَنْصُرُ	میں (عورت یا مرد) مدد کرتا ہوں یا کرونگا	صیغہ واحد متکلم
نَنْصُرُ	ہم (" ") مدد کرتے ہیں یا کرینگے	" جمع متکلم

(۴۔الف)

فعل مضارع مجہول

يُنْصَرُ	اس کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	یہ فعل مضارع معروف سے حروف مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دینے سے بنتا ہے۔ اس میں فاعل کی جگہ مفعول کا ذکر ہوتا ہے۔
يُنْصَرَانِ	ان دو کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
يُنْصَرُوْنَ	ان سب کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
تُنْصَرُ	اس ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
تُنْصَرَانِ	ان دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
يُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
تُنْصَرُ	تیری مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
تُنْصَرَانِ	تم دو کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی۔	
تُنْصَرُوْنَ	تم سب کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
تُنْصَرِيْنَ	تو ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
تُنْصَرَانِ	تم دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	
اُنْصَرُ	میری مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی	
نُنْصَرُ	ہماری مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی	

(۴-ب)

فعل مضارع مؤکد بنون ثقیلہ

لَيَنْصُرَنَّ	وہ ضرور بالضرور مدد کریگا		مضارع کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لاتے ہیں اور شروع میں لام تاکید لاتے ہیں یہ نون ثقیلہ مضارع کے علاوہ امر اور فعل نہی میں بھی آتا ہے اور اس کے آنے کی وجہ سے اسی قسم کی تبدیلی ہوتی ہے جیسی اس گردان میں ظاہر کی گئی ہے۔
لَيَنْصُرَانِّ	وہ دو ضرور بالضرور مدد کرینگے	لہ نون اعرابی گر گیا اُسکی جگہ نون ثقیلہ مکسورہ لایا گیا ہے۔	
لَيَنْصُرُنَّ	وہ سب ضرور بالضرور مدد کرینگے	نون اعرابی گر گیا اور اس کی جگہ نون تاکید مفتوحہ لایا گیا۔	
لَتَنْصُرَنَّ	وہ ایک عورت ضرور بالضرور مدد کریگی		
لَتَنْصُرَانِّ	وہ دو عورتیں ضرور بالضرور مدد کریں گی		
لَيَنْصُرْنَانِّ	وہ سب عورتیں ضرور بالضرور مدد کرینگی	نون ثقیلہ لانے سے لَيَنْصُرْنَنَّ بنتا ہے لیکن چونکہ تین نون کا اجتماع ثقیل ہے اسلئے درمیان میں الف لائے اور آخر میں نون ثقیلہ کو کسرہ دیا۔	
لَتَنْصُرَنَّ	تو ضرور بالضرور مدد کرے گا		
لَتَنْصُرَانِّ	تم دو ضرور بالضرور مدد کروگے		
لَتَنْصُرُنَّ	تم سب ضرور بالضرور مدد کروگے		
لَتَنْصُرِنَّ	تو ایک عورت ضرور بالضرور مدد کریگی		
لَتَنْصُرَانِّ	تم دو عورتیں ضرور بالضرور مدد کروگی		
لَتَنْصُرْنَانِّ	تم سب عورتیں ضرور بالضرور مدد کروگی		
لَأَنْصُرَنَّ	میں ضرور بالضرور مدد کرونگا		
لَنَنْصُرَنَّ	ہم ضرور بالضرور مدد کریں گے		

لہ ، ۲ہ ، ۳ہ دیکھو قاعدہ ۳۴

(۴-ج)

فعل مضارع مؤکّد بنون خفیفہ

لَيَنْصُرَنْ	وہ ضرور مدد کرے گا	واحد مذکر غائب	نون تاکید خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا۔
لَيَنْصُرُنْ	وہ سب ضرور مدد کرینگے	جمع مذکر غائب	
لَتَنْصُرَنْ	وہ ایک عورت ضرور مدد کریگی	واحد مؤنث غائب	
لَتَنْصُرَنْ	تو ضرور مدد کرے گا۔	واحد مذکر حاضر	
لَتَنْصُرُنْ	تم سب ضرور مدد کروگے	جمع مذکر حاضر	
لَتَنْصُرِنْ	تو ایک عورت ضرور مدد کریگی	واحد مؤنث حاضر	
لَأَنْصُرَنْ	میں ضرور مدد کروں گا	واحد مذکر و مؤنث متکلم	
لَنَنْصُرَنْ	ہم ضرور مدد کرینگے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم	

(۵)

فعل جحد معروف

لَمْ يَنْصُرْ	اُس نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے ضمہ اعرابی گر گیا ہے
لَمْ يَنْصُرَا	اُن دو نے مدد نہیں کی	〃 〃 〃 نون اعرابی گر گیا ہے
لَمْ يَنْصُرُوْا	اُن سب نے مدد نہیں کی	〃 〃 〃 〃 〃
لَمْ تَنْصُرْ	اُس ایک عورت نے مدد نہیں کی	〃 〃 ضمہ 〃 〃
لَمْ تَنْصُرَا	اُن دو عورتوں نے مدد نہیں کی	〃 〃 نون اعرابی 〃 〃
لَمْ يَنْصُرْنَ	اُن سب عورتوں نے مدد نہیں کی	اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ یہ مبنی ہے۔
لَمْ تَنْصُرْ	تو نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے ضمہ اعرابی گر گیا ہے
لَمْ تَنْصُرَا	تم دو نے مدد نہیں کی	〃 〃 نون اعرابی 〃 〃
لَمْ تَنْصُرُوْا	تم سب نے مدد نہیں کی	〃 〃 〃 〃 〃
لَمْ تَنْصُرِيْ	تو ایک عورت نے مدد نہیں کی	〃 〃 〃 〃 〃
لَمْ تَنْصُرَا	تم دو عورتوں نے مدد نہیں کی	〃 〃 〃 〃 〃
لَمْ تَنْصُرْنَ	تم سب عورتوں نے مدد نہیں کی	اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ یہ مبنی ہے۔
لَمْ اَنْصُرْ	میں نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے ضمہ اعرابی گر گیا ہے
لَمْ نَنْصُرْ	ہم نے مدد نہیں کی	〃 〃 〃 〃 〃

فعل جحد مضارع پر لَمْ جازمہ لانے سے بنتا ہے اور یہ مضارع کو ماضی منفی بنا دیتا ہے۔ لفظی تبدیلی کے لحاظ سے پانچ صیغوں کے آخر سے حرکت اعرابی گر جاتی ہے یا اگر حرف علت ہے تو وہ گر جاتا ہے۔ سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گر جاتا ہے اور دو صیغوں جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی کیونکہ یہ مبنی ہیں۔ یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ مضارع سے ہی متعلق ہے۔

۱؎ دیکھیں قاعدہ ۳

(۶)

فعل جحد مجہول

لَمْ يُنْصَرْ	اُس کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ يُنْصَرَا	اُن دو کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ يُنْصَرُوْا	اُن سب کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ تُنْصَرْ	اس عورت کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ تُنْصَرَا	اُن دو عورتوں کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ يُنْصَرْنَ	اُن سب عورتوں کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ تُنْصَرْ	تیری مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ تُنْصَرَا	تم دو کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ تُنْصَرُوْا	تم سب کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ تُنْصَرِيْ	تو ایک عورت کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ تُنْصَرَا	تم دو عورت کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ اُنْصَرْ	میری مدد نہیں کی گئی۔
لَمْ نُنْصَرْ	ہماری مدد نہیں کی گئی۔

(۷)

فعل مضارع منفی معروف

لَا يَنْصُرُ	وہ مدد نہیں کرتا اور نہ کرے گا
لَا يَنْصُرَانِ	وہ دو مدد نہیں کرتے اور نہ کرینگے
لَا يَنْصُرُوْنَ	وہ سب مدد نہیں کرتے اور نہ کرینگے
لَا تَنْصُرُ	وہ ایک عورت مدد نہیں کرتی اور نہ کریگی
لَا تَنْصُرَانِ	وہ دو عورتیں مدد نہیں کرتیں اور نہ کرینگی
لَا يَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد نہیں کرتیں اور نہ کرینگی
لَا تَنْصُرُ	تو مدد نہیں کرتا اور نہ کرے گا
لَا تَنْصُرَانِ	تم دو مدد نہیں کرتے اور نہ کروگے
لَا تَنْصُرُوْنَ	تم سب مدد نہیں کرتے اور نہ کروگے
لَا تَنْصُرِيْنَ	تو ایک عورت مدد نہیں کرتی اور نہ کریگی
لَا تَنْصُرَانِ	تم دو عورتیں مدد نہیں کرتیں اور نہ کرینگی
لَا تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد نہیں کرتیں اور نہ کرینگی
لَا أَنْصُرُ	میں مدد نہیں کرتا اور نہ کروں گا
لَا نَنْصُرُ	ہم مدد نہیں کرتے اور نہ کریں گے

یہ فعل مضارع مثبت کے شروع میں "لا" لگانے سے بنتا ہے۔ اور اس سے کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی۔

یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ مضارع سے ہی متعلق ہے۔

(۸)

فعل مضارع منفی مجہول

لَا يُنْصَرُ	اُس کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائیگی۔
لَا يُنْصَرَانِ	اُن دو کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا يُنْصَرُوْنَ	اُن سب کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرُ	اُس ایک عورت کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرَانِ	اُن دو عورتوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا يُنْصَرْنَ	اُن سب عورتوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرُ	تیری مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرَانِ	تم دو کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرُوْنَ	تم سب کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرِيْنَ	تو ایک عورت کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرَانِ	تم دو عورتوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا أُنْصَرُ	میری مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا نُنْصَرُ	ہماری مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔

(۹)

فعل مستقبل منفی بلن تاکیدیہ معروف

لَنْ یَّنْصُرَ	وہ ہرگز مدد نہیں کریگا	نصب کی علامت زبر ہے
لَنْ یَّنْصُرَا	وہ دو ہرگز مدد نہیں کریں گے	آخر میں نون اعرابی گر گیا ہے۔
لَنْ یَّنْصُرُوْا	وہ سب ہرگز مدد نہیں کرینگے	" " " "
لَنْ تَنْصُرَ	وہ ایک عورت ہرگز مدد نہیں کریگی	نصب کی علامت زبر ہے
لَنْ تَنْصُرَا	وہ دو عورتیں ہرگز مدد نہیں کرینگی	نون اعرابی گر گیا ہے ۵۲
لَنْ یَّنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں ہرگز مدد نہیں کرینگی	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ مبنی ہے
لَنْ تَنْصُرَ	تو ہرگز مدد نہیں کرے گا	نصب کی علامت زبر ہے
لَنْ تَنْصُرَا	تم دو ہرگز مدد نہیں کروگے	نون اعرابی گر گیا ہے
لَنْ تَنْصُرُوْا	تم سب ہرگز مدد نہیں کروگے	نون اعرابی گر گیا ہے
لَنْ تَنْصُرِیْ	تو ایک عورت ہرگز مدد نہیں کریگی	نون اعرابی گر گیا ہے
لَنْ تَنْصُرَا	تم دو عورتیں ہرگز مدد نہیں کرینگی	نون اعرابی گر گیا ہے
لَنْ تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں ہرگز مدد نہیں کرینگی	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ یہ مبنی ہے
لَنْ اَنْصُرَ	میں ہرگز مدد نہیں کرونگا	نصب کی علامت زبر ہے
لَنْ نَّنْصُرَ ۵۵	ہم ہرگز مدد نہیں کریں گے	" " " "

لَنْ مضارع مثبت کے شروع میں آتا ہے اور اسکو مستقبل منفی بنا دیتا ہے۔ اور چونکہ یہ حروف ناصبہ میں سے ہے اسلئے اسکی وجہ سے فعل کے آخر میں نصب آتی ہے۔ پانچ صیغوں میں نصب کی علامت فتحہ ہے۔ سات صیغوں میں نون اعرابی گر جاتا ہے اور دو صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی کیونکہ وہ مبنی ہیں یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ فعل مضارع ہی سے متعلق ہے۔

۵۲، ۵۵ دیکھیں قاعدہ ۴، ۵

(۱۰)

فعل مستقبل منفی بلن تاکیدیہ مجہول

لَنْ یُّنْصَرَ	اُس کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ یُّنْصَرَا	اُن دو کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ یُّنْصَرُوْا	اُن سب کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ تُنْصَرَ	اس ایک عورت کی ہرگز مدد نہیں کی جائیگی -
لَنْ تُنْصَرَا	اُن دو عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کی جائیگی -
لَنْ یُّنْصَرْنَ	اُن سب عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ تُنْصَرَ	تیری ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ تُنْصَرَا	تم دو کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ تُنْصَرُوْا	تم سب کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ تُنْصَرِیْ	تو ایک عورت کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ تُنْصَرَا	تم دو عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ اُنْصَرَ	میری ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -
لَنْ نُّنْصَرَ	ہماری ہرگز مدد نہیں کی جائے گی -

(۱۱)
فعل امر حاضر معروف

اُنْصُرْ	تو مدد کر	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
اُنْصُرَا	تم دو مدد کرو	" نون اعرابی گرا ہے[۵]
اُنْصُرُوْا	تم سب مدد کرو	" " " " "
اُنْصُرِیْ	تو ایک عورت مدد کر	" " " " "
اُنْصُرَا	تم دو عورتیں مدد کرو	" " " " "
اُنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد کرو	آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

یہ فعل مضارع مخاطب کے صیغوں سے بنتا ہے۔ علامت مضارع کو گرا دیتے ہیں اس کے بعد اگر حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ لاتے ہیں اور اگر ما قبل آخر پر پیش ہو تو ہمزہ کو بھی پیش دیتے ورنہ کسرہ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ۔ اگر علامت مضارع کے بعد کا حرف متحرک ہو تو پھر ہمزہ لانے کی ضرورت نہیں جیسے تُکَرِّمُ سے کَرِّمْ۔ تَتَصَرَّفُ سے تَصَرَّفْ۔ امر حاضر کا آخر مبنی ہوتا ہے اور علامت بناء وہی ہے جو جزم کی ہے۔ یعنی آخری حرکت گر جاتی ہے اور اگر حرف علت یا نون اعرابی ہے تو وہ گر جاتا ہے۔

(۱۲)
فعل امر حاضر مجہول

لِتُنْصَرْ	تیری مدد کی جائے	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لِتُنْصَرَا	تم دو کی مدد کی جائے	" نون اعرابی گرا ہے
لِتُنْصَرُوْا	تم سب کی مدد کی جائے	" " " " "
لِتُنْصَرِیْ	تو ایک عورت کی مدد کی جائے	" " " " "
لِتُنْصَرَا	تم دو عورتوں کی مدد کی جائے	" " " " "
لِتُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد کی جائے	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

یہ فعل مضارع مجہول کے مخاطب کے صیغوں میں لام امر لانے سے بنتا ہے۔ آخر میں جزم کی وجہ سے حرکت اعرابی گر جائے گی۔ اور اگر حرف علت ہے یا نون اعرابی ہے تو وہ بھی گر جائے گا۔

یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ مضارع ہی سے متعلق ہے۔

[۵] دیکھیں قاعدہ ۴

(۱۳)
فعل امر غائب معروف

لِیَنْصُرْ	وہ مدد کرے	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لِیَنْصُرَا	وہ دو مدد کریں	" " نون اعرابی گرا ہے
لِیَنْصُرُوْا	وہ سب مدد کریں	" " " "
لِتَنْصُرْ	وہ ایک عورت مدد کرے	" " " "
لِتَنْصُرَا	وہ دو عورتیں مدد کریں	" " " " "
لِیَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد کریں	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی
لِاَنْصُرْ	میں مدد کروں	ضمہ اعرابی گرا ہے
لِنَنْصُرْ	ہم مدد کریں	" " "

یہ فعل مضارع مخاطب کے صیغوں کو چھوڑ کر باقی صیغوں کے شروع میں لام امر لانے سے بنتا ہے۔ اور آخر میں جزم آتی ہے۔

(۱۴) فعل امر غائب مجہول

لِیُنْصَرْ	اس کی مدد کی جائے۔
لِیُنْصَرَا	ان دو کی مدد کی جائے
لِیُنْصَرُوْا	ان سب کی مدد کی جائے۔
لِتُنْصَرْ	اس ایک عورت کی مدد کی جائے۔
لِتُنْصَرَا	ان دو عورتوں کی مدد کی جائے۔
لِیُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد کی جائے۔
لِاُنْصَرْ	میری مدد کی جائے۔
لِنُنْصَرْ	ہماری مدد کی جائے

[۵] دیکھیں قاعدہ ۴

(۱۵) فعل نہی حاضر معروف

لَا تَنْصُرْ	تو مدد نہ کر	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرَا	تم دو مدد نہ کرو	" نون اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرُوْا	تم سب مدد نہ کرو	" " "
لَا تَنْصُرِيْ	تو ایک عورت مدد نہ کر	" " "
لَا تَنْصُرَا	تم دو عورتیں مدد نہ کریں	" " "
لَا تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد نہ کریں	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

یہ فعل مضارع مخاطب کے صیغوں کے شروع میں لا نہی لانے سے بنتا ہے۔ آخر میں جزم آتی ہے۔[1]

(۱۶) فعل نہی حاضر مجہول

لَا تُنْصَرْ	تیری مدد نہ کی جائے
لَا تُنْصَرَا	تم دو کی مدد نہ کی جائے
لَا تُنْصَرُوْا	تم سب کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرِيْ	تو ایک عورت کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرَا	تم دو عورتوں کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد نہ کی جائے۔

[1] دیکھیں قاعدہ ۳

(۱۷) فعل نہی غائب معروف

لَا يَنْصُرْ	وہ مدد نہ کرے	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لَا يَنْصُرَا	وہ دو مدد نہ کریں	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لَا يَنْصُرُوْا	وہ سب مدد نہ کریں	" " " "
لَا تَنْصُرْ	وہ ایک عورت مدد نہ کرے	" " " "
لَا تَنْصُرَا	وہ دو عورتیں مدد نہ کریں	" " " "
لَا يَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد نہ کریں	" کوئی تبدیلی نہیں ہوئی
لَا أَنْصُرْ	میں مدد نہ کروں	" ضمہ اعرابی گرا ہے
لَا نَنْصُرْ	ہم مدد نہ کریں	" " " "

یہ فعل مخاطب کے صیغوں کے علاوہ مضارع کے باقی صیغوں کے شروع میں لا نہی لانے سے بنتا ہے اور آخر میں جزم آتی ہے۔

(۱۸) فعل نہی غائب مجہول

لَا يُنْصَرْ	اس کی مدد نہ کی جائے
لَا يُنْصَرَا	ان دو کی مدد نہ کی جائے۔
لَا يُنْصَرُوْا	ان سب کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرْ	اس ایک عورت کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرَا	ان دو عورتوں کی مدد نہ کی جائے۔
لَا يُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد نہ کی جائے۔
لَا أُنْصَرْ	میری مدد نہ کی جائے۔
لَا نُنْصَرْ	ہماری مدد نہ کی جائے۔

[1] دیکھو قاعدہ ۳

(۱۹)

فعل تعجب

مَا اَنْصَرَہٗ	کیا ہی اچھی اس کی مدد ہوئی	مَا اَنْصَرَ زَیْدًا - زید کی کیا ہی اچھی مدد ہوئی۔
اَنْصِرْ بِہٖ	کیا خوب اس کی مدد ہوئی	اَنْصِرْ بِزَیْدٍ - زید کی خوب مدد ہوئی
نَصُرَ	خوب مدد کی	نَصُرَ زَیْدٌ - زید نے خوب مدد کی -

نوٹ :- امر حاضر غائب - نہی حاضر غائب کے صیغوں میں نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ بھی آتا ہے - انداز وہی ہے جو مضارع کی تاکید ثقیلہ و خفیفہ کی گردان میں گذر چکا ہے -

---

(۲۰)

اسم فاعل

نَاصِرٌ	ا مدد کرنے والا	
نَاصِرَانِ	دو مدد کرنے والے	اس میں ا علامت تثنیہ اور علامت اعراب بھی - نصب اور جر کی صورت میں علامت اعراب ا کی بجائے ی ہوتی ہے جیسے نَاصِرَیْنِ - آخری نون - نون تنوین کے قائم مقام ہے -
نَاصِرُوْنَ	سب مدد کرنے والے	و علامت جمع مذکر سالم اور علامت اعراب بھی ہے - نصب اور جر کی حالت میں واؤ کی بجائے ی علامت اعراب ہوتی ہے جیسے نَاصِرِیْنَ - اس میں نون مفتوح نون تنوین کے قائم مقام ہے - اس جمع کو جمع سالم اور جمع صحیح بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں مفرد کی شکل قائم رہتی ہے،
نُصَّرٌ	بہت سے مدد کرنے والے	بروزن فُعَّلٌ - یہ جمع مکسر ہے کیونکہ اس میں مفرد کی شکل قائم نہیں رہتی بلکہ ٹوٹ پھوٹ گئی ہے -

اسم فاعل مضارع سے بنتا ہے - یَنْصُرُ کے حرف مضارع یٰ کو گرا کر نون کو فتحہ دیا اور اس کے بعد ا علامت اسم فاعل لائے - ماقبل آخر یعنی ص کو کسرہ دیا گیا - آخر میں نون تنوین علامت اسم لائی گئی اس طرح یَنْصُرُ سے نَاصِرٌ بنا - ثلاثی مزید اور رباعی کا اسم فاعل مضارع کے شروع میں م مضموم لاتے اور ماقبل آخر کو کسرہ

نُصَّارٌ	بہت سے مدد کرنے والے	بر وزن فُعَّالٌ یہ بھی جمع مکسر ہے	دینے سے بنتا ہے
نُصَرَاءُ	〃 〃 〃 〃	〃 فُعَلَاءُ 〃 〃 〃	جیسے مُکْرِمٌ سے
اَنْصَارٌ	〃 〃 〃 〃	〃 اَفْعَالٌ 〃 〃 〃	مُکْرَمٌ۔ اور
نَاصِرَةٌ	〃 مدد کرنے والی	ۃ علامت واحد مؤنث ہے	مُتَصَرِّفٌ سے
نَاصِرَتَانِ	〃 دو مدد کرنے والیاں	اس میں بھی نَاصِرَانِ کی طرح تبدیلی ہوتی ہے۔	مُتَصَرَّفٌ وغیرہ
نَاصِرَاتٌ[1]	سب مدد کرنے والیاں	ات علامت جمع مؤنث سالم ہے	
نَوَاصِرُ[2]	بہت مدد کرنے والیاں	جمع مکسر ہے کیونکہ مفرد کی شکل قائم نہیں رہی۔ اس کو منتہی الجموع یا جمع اقصیٰ بھی کہتے ہیں۔ اس میں پہلے دو حرفوں پر زبر تیسرا حرف ا اور اس کے بعد کے حرف پر کسرہ آتا ہے۔	
نُوَیْصِرٌ	تھوڑی سی مدد کرنے والا	یہ نَاصِرٌ کا اسم تصغیر ہے پہلے حرف پر ضمہ دوسرے پر فتح تیسری ساکن اور اس کے بعد کے حرف پر کسرہ آتا ہے۔	
نُوَیْصِرَةٌ	تھوڑی سی مدد کرنی والی	یہ نَاصِرَةٌ کا اسم تصغیر ہے۔	

[1] دیکھیں قاعدہ ۱ [2] دیکھیں قاعدہ ۱۹

(۲۱)

صفت مشبّہ

نَصِیْرٌ	مستقل طور پر مدد کرنے والا	نَصِیْرٌ بر وزن فَعِیْلٌ۔ یہ اسم بالعموم ایسے وصف کے لئے آتا ہے جو ایک حد تک مستقل ہو۔ ثابت اور قائم رہنے والا ہو۔
نَصِیْرَانِ	〃 دو مستقل طور پر مدد کرنے والے	
نَصِیْرُوْنَ	〃 سب مستقل طور پر مدد کرنے والے	
نَصِیْرَةٌ	〃 مستقل طور پر مدد کرنے والی	
نَصِیْرَتَانِ	〃 دو مستقل طور پر مدد کرنے والیاں	
نَصِیْرَاتٌ	〃 سب مستقل طور پر مدد کرنے والیاں[1]	

[1] اسم فاعل کی طرح صفت مشبّہ کی جمع تکسیر بھی آتی ہے جیسے شریفٌ سے شُرَفَاءُ۔ لیکن اختصار کی وجہ سے گردان مختصر کر دی گئی ہے۔

(۲۲)

اسم مفعول

مَنْصُوْرٌ	ایک مدد یافتہ مرد		یہ اسم مضارع مجہول سے بنتا ہے یُنْصَرُ میں ی حرف مضارع کو گرا کر اسکی جگہ میم مفتوح علامت اسم مفعول لائے عین کلمہ کو ضمہ دیا اسکے بعد واؤ لائے اور آخر میں تنوین لائے اسم۔ اس طرح یُنْصَرُ سے مَنْصُوْرٌ بن گیا۔ ثلاثی مزید اور رباعی کا اسم مفعول مضارع مجہول کے شروع میں حرف
مَنْصُوْرَانِ	دو مدد یافتہ مرد	تثنیہ اور علامت اعراب ہے۔ نصب اور جر کی حالت میں ا کی جگہ ی اور نون تنوین کے قائم مقام ہوتا ہے جیسے نَاصِرَانِ میں بیان ہو چکا ہے۔	
مَنْصُوْرُوْنَ	بہت سے مدد یافتہ مرد	جمع مذکر سالم حسب نَاصِرُوْنَ	
مَنْصُوْرَةٌ	ایک مدد یافتہ عورت	ۃ علامت واحد مؤنث	
مَنْصُوْرَتَانِ	دو مدد یافتہ عورتیں	تثنیہ حسب نَاصِرَتَانِ	
مَنْصُوْرَاتٌ	بہت سی مدد یافتہ عورتیں	جمع مؤنث سالم	
مَنَاصِيْرُ	بہت سے مدد یافتہ مرد	جمع مکسر اور منتہی الجموع	
مُنَيْصِيْرٌ	تھوڑی سی مدد یافتہ مرد	مَنْصُوْرٌ کا اسم تصغیر ہے	
مُنَيْصِيْرَةٌ	تھوڑی سی مدد یافتہ عورت	مَنْصُوْرَةٌ کا اسم تصغیر ہے۔	

مضارع کی بجائے میم مضموم لانے سے بنتا ہے جیسے یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ۔ اور یُتَصَرَّفُ سے مُتَصَرَّفٌ وغیرہ۔

ا؎ دیکھیں قاعدہ ۲۶

(۲۳)

اسم تفضیل

اَنْصَرُ	دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والا۔		یہ اسم مضارع معروف سے بنتا ہے۔ یَنْصُرُ میں ی حرف مضارع کو گرا کر اسکی جگہ ہمزہ مفتوح علامت اسم تفضیل لائے اور ما قبل آخر کو فتحہ دیا۔ چونکہ یہ غیر منصرف ہے اسلئے آخر میں نون تنوین نہیں آتے۔ اس طرح یَنْصُرُ سے اَنْصَرُ اسم تفضیل بن گیا یہ اسم ایسے موقع پر استعمال ہوتا ہے جس میں دوسرے کی نسبت زائد وصف پایا جائے جیسے کہیں اَنْتَ اَنْصَرُ مِنْ زَيْدٍ کہ تو زید سے زیادہ مدد کرنیوالا ہے۔
اَنْصَرَانِ	دو دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والے۔		
اَنْصَرُوْنَ	دوسروں کی نسبت سب زیادہ مدد کرنے والے		
اَنَاصِرُ	دوسروں کی نسبت سب زیادہ مدد کرنے والے	یہ جمع مکسر اور منتہی الجموع ہے	
اُنَيْصِرُ	دوسروں کی نسبت تھوڑی سی زیادہ مدد کرنے والا	اَنْصَرُ کا اسم تصغیر ہے	
نُصْرٰى	عورت دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والی	اسمیں الف مقصورہ علامت تانیث ہے	
نُصْرَيَانِ	دو عورتیں دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والی	اس میں الف مقصورہ ی سے بدل گیا ہے۔	
نُصْرَيَاتٌ	سب عورتیں دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنیوالیاں		
نُصَرٌ	سب دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والے		
نُصَيْرٰى	وہ عورت دوسروں کی نسبت تھوڑی سی زیادہ مدد کرنے والی	نُصْرٰى کا اسم تصغیر ہے	

ا؎ دیکھیں قاعدہ ۲۰ ۲؎ دیکھیں قاعدہ ۱۔۲۰ ۳؎ غیر منصرف وہ اسم ہوتا ہے جس کے آخر میں نہ تنوین آئے اور نہ کسرہ ایسے اسم میں جر (علامت اعراب) زیر کی جگہ فتحہ یعنی زبر آتی ہے۔

(۲۴)

اسمِ ظرف

	معنے	وضاحت	کیفیت
مَنْصَرٌ	مدد کرنے کی جگہ یا مدد کرنے کا وقت		اسم ظرف مضارع سے بنتا ہے۔ یَنْصُرُ میں حرف مضارع ی کو گرا کر اس کی جگہ میم مفتوح علامت اسم ظرف اور آخر میں نون تنوین لے آئے ہیں اگر مضارع مضموم العین یا مفتوح العین ہے۔ تو
مَنْصَرَانِ	مدد کرنے کی دو جگہیں یا دو وقت		
مَنَاصِرُ	مدد کرنے کی بہت سی جگہیں	جمع تکسیر اور منتہی الجموع	
مُنَیْصِرٌ	مدد کرنے کی تھوڑی سی جگہ یا مدد کرنے کا تھوڑا سا وقت	مَنْصَرٌ کا اسم تصغیر	

اسم ظرف بالعموم مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ باستثناء ابواب مثال۔ جیسے یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ اور یَعْلَمُ سے مَعْلَمٌ ۔ اور اگر مضارع مکسور العین ہے تو ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا۔ باستثنائے ابواب ناقص و مضاعف جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ ۔ ثلاثی مزید اور رباعی کا اسم ظرف ان کے اسم مفعول کی طرح ہوگا۔ جیسے مُکْرَمٌ ۔ مُتَخَرَّجٌ ۔

---

۵ دیکھیں قاعدہ ۶

(۲۵)

اسم آلہ

	معنے	وضاحت	کیفیت
مِنْصَرٌ	مدد کرنے کا آلہ یا ذریعہ		اسم آلہ مضارع سے بنتا ہے۔ یَنْصُرُ میں سے حرف مضارع "ی" کو گرا کر میم مکسورہ علامت اسم آلہ لائے ہیں۔ اور ماقبل آخر کو فتحہ دیا اور آخر میں نون تنوین لائے اس طرح یَنْصُرُ سے مِنْصَرٌ بن گیا۔
مِنْصَرَانِ	مدد کرنے کے دو آلے یا ذریعے	نَاصِرَانِ کی طرح	
مَنَاصِرُ	مدد کرنے کے بہت سے آلے یا ذریعے		
مُنَیْصِرٌ	مدد کرنے کا چھوٹا آلہ یا ذریعہ		
مِنْصَرَةٌ	مدد کرنے کا آلہ یا ذریعہ		
مِنْصَرَتَانِ	مدد کرنے کے دو آلے یا ذریعے	نَاصِرَتَان کی طرح	
مَنَاصِرُ	مدد کرنے کے بہت سے آلے یا ذریعے		
مُنَیْصِرَةٌ	مدد کرنے کا چھوٹا سا آلہ یا ذریعہ		
مِنْصَارٌ	مدد کرنے کا آلہ یا ذریعہ	جیسے مِنْشَارٌ - آری مِفْتَاحٌ چابی	
مِنْصَارَانِ	مدد کرنے کے دو آلے یا ذریعے	نَاصِرَانِ کی طرح	
مَنَاصِیْرُ	مدد کرنے کے بہت سے آلے یا ذریعے	جمع تکسیر اور منتہی الجموع ہے	
مُنَیْصِیْرٌ	مدد کرنے کا چھوٹا سا آلہ یا ذریعہ	مِنْصَارٌ کا اسم تصغیر ہے	

---

۵ دیکھیں قاعدہ ۱۸

صرف کے قواعد

قاعدہ

۱ - تانیث کی دو علامتیں فعل میں جمع نہیں ہو سکتیں اور اسم میں بھی جبکہ ایک جنس کی ہوں - ورنہ جمع ہو سکتی ہیں
فعل میں تانیث کی علامت تا اور نون مفتوحہ ہے جیسے نَصَرَتْ - نَصَرْنَ - اسم میں تانیث کی علامت تاء - الف مقصورہ اور الف ممدودہ ہے - جیسے مُسْلِمَةٌ - مُسْلِمَاتٌ - حُبْلٰی - حمراءُ -

امثلہ[1]

نَصَرْنَ - نَصَرَتْ سے بنا ہے کیونکہ ہر جمع اپنے مفرد سے بنتی ہے - اس طرح نون جمع لگانے سے نَصَرَتْنَ ہونا چاہیئے تھا لیکن چونکہ تاء اور نون دونوں تانیث کی علامتیں ہیں اس لئے اس قاعدہ کے مطابق ت کو گرا کر نَصَرْنَ بنایا گیا -

نَاصِرَاتٌ - نَاصِرَةٌ سے بنا ہے - الف ت علامت جمع مؤنث سالم لگانے سے نَاصِرَتَاتٌ ہونا چاہیئے تھا - دونوں تاء چونکہ تانیث

[1] قاعدہ کو واضح کرنے کے لئے جو مثالیں بیان کی جاتی ہیں انکو مطابقی مثالیں کہتے ہیں اور جو مثالیں اس لئے بیان کی جاتی ہیں کہ ان پر قاعدہ کسی طرح چسپاں نہیں ہوتا ان کو احترازی مثالیں کہتے ہیں - مثلاً قاعدہ ۲ میں نَصَرْنَ مطابقی مثال ہے - کیونکہ اس پر قاعدہ چسپاں ہوا ہے - اور نَصَرَتَا احترازی مثال ہے کیونکہ تاء کی حرکت عارضی ہونے کی وجہ سے اس پر قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوتا - وضاحت کی غرض سے آئندہ قواعد میں دونوں قسم کی مثالیں یعنی مطابقی اور احترازی بیان ہونگی - مطابقی مثالیں قاعدہ کے سامنے اور احترازی مثالیں نیچے حاشیہ میں - منہ

کی علامتیں ہیں - اور ہم جنس ہیں اس لئے اس قاعدہ کے مطابق پہلی تاء گرادی اس طرح نَاصِرَاتٌ بن گیا
نُصْرَيَاتٌ یہ نُصْرٰی بنا ہے - اس میں یاء اور تاء دونوں تانیث کی علامتیں ہیں چونکہ ایک جنس کی نہیں اس لئے اکٹھی ہو سکتی ہیں -

---

۲ - ایک کلمہ حقیقی ہو یا حکمی[1] اس میں چار حرکتیں لگاتار اکٹھی نہیں آ سکتیں -

يَنْصُرُ یہ نَصَرَ سے بنا ہے - اس لحاظ سے يَنَصُرُ ہونا چاہیئے تھا - چونکہ چار حرکتیں اکٹھی ہو گئیں اس لئے قاعدہ کے مطابق فاء کلمہ کو ساکن کرکے يَنْصُرُ بنا دیا -
نَصَرْنَ - یہ نَصَرَتْ سے بنا ہے - تاء گرانے کے بعد نَصَرَنَ ہونا چاہیئے تھا لیکن اس قاعدہ کے مطابق لام کلمہ کو ساکن کرکے نَصَرْنَ بنا دیا -

---

۳ - نون تنوین - ال لانے اور اضافت کے وقت گر جاتا ہے -

نَاصِرٌ سے - اَلنَّاصِرُ - نَاصِرُ زَيْدٍ - نَاصِرَانِ سے نَاصِرَا زَيْدٍ -

[1] نَصَرَتَا میں اگرچہ چار حرکتیں اکٹھی ہیں لیکن تاء کی حرکت دو ساکنوں کے اجتماع کی وجہ سے ہے اس لئے عارضی ہے - منہ

نون تثنیہ اور جمع کا حرف اضافت کے وقت گرتا ہے -	نَاصِرُوْنَ سے نَاصِرُوْ زَیْدٍ الناصران - الناصرون
۴ - نون اعرابی عامل جازمہ اور ناصبہ آنے کے وقت گر جاتا ہے - اسی طرح فعل امر حاضر بنانے اور نون ثقیلہ وخفیفہ لانے سے بھی گر جاتا ہے -	یَنْصُرَانِ سے لَمْ یَنْصُرَا - لَنْ یَنْصُرَا یَنْصُرُوْنَ سے لَمْ یَنْصُرُوْا - لَنْ یَنْصُرُوْا تَنْصُرَانِ سے اُنْصُرَا - تَنْصُرُوْنَ سے اُنْصُرُوْا تَنْصُرُوْنَ سے لَتَنْصُرُنَّ اور لَتَنْصُرُنْ -
۵ - نون ساکن یا نون تنوین کے بعد اگر حروف "یرملون" دوسرے کلمہ[1] میں آئیں تو نون کا ان حروف میں ادغام کرنا ضروری ہے حروف یمون میں غنہ[2] کے ساتھ اور لر میں بغیر غنہ کے - اگر نون متحرک کے بعد یہ حروف آئیں تو ادغام جائز ہے ضروری نہیں	مِنْ یَّوْمٍ - مِنْ رَّبِّهِمْ - مِمَّنْ - مِنْ لَّدُنْ مِنْ وَّرَآئِهِمْ - مَنْ نَّشَآءُ - وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ - نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ - عَدُوٌّ لِّجِبْرِیْلَ - رَعْدٌ وَّبَرْقٌ - کُلًّا نُّمِدُّ آمَنَ لَهٗ لُوْطٌ میں آمَنَ لَّهٗ لُوْطٌ پڑھنا جائز ہے -

[1] دُنْیَا اور عُنْوَانٌ میں ایک کلمہ میں نون کے بعد یاء اور واو ہیں اس لئے ادغام نہیں ہوا قِیْلَ مَنْ رَاقٍ میں نون - راء میں ادغام نہیں ہوا کیونکہ یہاں سکتہ ہے -

[2] غنہ میں نون کی ہلکی سی آواز قائم رہتی ہے جو ناک سے نکلتی ہے اور غیر غنہ میں نون کی آواز بالکل ختم ہو جاتی ہے گویا کہ جیسے نون تھا ہی نہیں جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ اس میں نون کی بجائے خالص راء پڑھیں گے -

= جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف باء آئے تو نون کو میم کے ساتھ تبدیل کرنا ضروری ہے -	یَنْۢبَغِیْ - مِنْۢ بَعْدِ اور لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ -
= نون ساکن اور تنوین کے بعد جب حروف[1] حلقی آئیں تو نون کو ظاہر پڑھنا اور غیر حلقی حروف[2] (حروف یرملون اور ب کے علاوہ) آئیں تو نون کو تخفیف پڑھنا ضروری ہے - انہیں حروف اخفاء کہتے ہیں -	مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ جَآءُوْا بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ مِنْ قَبْلُ - یَنْظُرُوْنَ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ
۶ - باب یَفْعِلُ[3] اور مثال کا اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے - اور	یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ

[1] حروف حلقی چھ ہیں - ء - ہ - ح - خ - ع - غ .

حرف حلقی شش بود اے نور عین - ہمزہ - ہاؤ - حاء - خاء - عین وغین

[2] حروف یرملون کے علاوہ باقی غیر حلقی حروف پندرہ ہیں - ت - ث - ج - د - ذ - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ف - ق - ک

ا چونکہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اس لئے یہ نون ساکنہ کے بعد نہیں آسکتا - اسی طرح ان ۲۸ حروف سے پہلے اگر نون ساکن آئے تو اس کی جو آواز بنتی ہے اس کی وضاحت اس قاعدہ سے ہو جاتی ہے - تمام حروف ہجاء تعداد میں ۲۸ ہیں اور الف سمیت ۲۹ -

[3] ظرف یَفْعِلُ مَفْعِلَ است الا از ناقص کہ مَفْعَل آید در غیر یَفْعِلُ مَفْعَلُ است الا از ابواب مثال

باب غیر یَفْعِلُ اور ناقص ولفیف و مضاعف کا اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ ابواب غیر ثلاثی مجرد کا اسم ظرف اُن کے اسم مفعول کی طرح ہوتا ہے۔

یَوْجَلُ سے مَوْجِلٌ
یَضَعُ سے مَوْضَعٌ
یَیْسِرُ " مَوْسِرٌ
یَعْلَمُ " مَعْلَمٌ
یَنْصُرُ " مَنْصَرٌ
یَدْعُوْا " مَدْعًی
یَقِیْ " مَوْقًی
یَطْوِیْ " مَطْوًی
یَمُدُّ " مَمَدٌّ
یَفِرُّ " مَفَرٌّ
یُکْرِمُ " مُکْرَمٌ
یُدَحْرِجُ " مُدَحْرَجٌ

۷ - ہر لفظ جو فَعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا عین کلمہ حرف حلقی ہو اُس میں اصل کے سوا تین صورتیں جائز ہیں۔ فَعْلٌ - فِعْلٌ اور فِعِلٌ - اور اگر اس کا عین کلمہ حرف حلقی نہیں اور وہ اسم ہے تو اس میں دو صورتیں

شَهِدَ میں شَهْدَ - شِهْدَ اور شِهِدَ
فَخِذٌ میں فَخْذٌ - فِخْذٌ اور فِخِذٌ
کَتِفٌ میں کَتْفٌ - کِتْفٌ

عَلِمَ میں عَلْمَ + وَلْیَضْرِبْ میں وَلْیَضْرِبْ
مُزْدَلِفَةٌ میں مُزْدَلْفَةٌ
اور یَکْتَسِبُ میں یَکْتَسْبُ

جائز ہیں۔ فَعْلٌ - فِعْلٌ - اور اگر وہ فعل ہے تو اس میں ایک صورت جائز ہے یعنی فَعْلٌ - اور اگر کلمہ کی صورت فَعِلْ کی سی ہے تو اس میں بھی یہی ایک صورت جائز ہے۔

= جو کلمہ فَعُلٌ کے وزن پر ہو اُس میں فَعْلٌ - فُعُلٌ کے وزن پر ہو اس میں فُعْلٌ - فِعِلٌ کے وزن پر ہو اس میں فِعْلٌ - اور جو فُعُلٌ کے وزن پر ہو اس میں فُعْلٌ پڑھنا جائز ہے

قرآن کریم میں مَنْ یَتَّقْهِ میں یہی قاعدہ استعمال ہوا ہے اصل میں یہ یَتَّقِهٖ ہے۔

سَبُعٌ میں سَبْعٌ - کَرُمَ میں کَرْمَ
وَهُوَ میں وَهْوَ
عُنُقٌ میں عُنْقٌ + اِبِلٌ میں اِبْلٌ
قُفُلٌ میں قُفْلٌ

۸ - ثلاثی مجرد کے باب فَعِلَ یَفْعَلُ اور ثلاثی مزید کے وہ ابواب جن کے شروع میں ہمزہ وصلی یا تاء زائدہ آتی ہے ان کے مضارع معلوم میں یاء کے سوا باقی حروف مضارع کو زبر کی بجائے زیر دینا جائز ہے۔ یَأْبٰی اور یَیْئَسُ میں یاء کو بھی زیر دے سکتے ہیں۔

تَعْلَمُ سے تِعْلَمُ - تَکْتَسِبُ سے تِکْتَسِبُ
کیونکہ اس کی ماضی اِکْتَسَبَ ہے
تَتَصَرَّفُ سے تِتَصَرَّفُ
یَأْبٰی سے یِأْبٰی
اور یَیْئَسُ سے یِیْئَسُ

٩ کلمہ کے شروع میں جو زائد ہمزہ ہوتا ہے وہ دو قسم کا ہوتا ہے قطعی اور وصلی۔ قطعی ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ البتہ باب افعال کا ہمزہ مضارع اور اس کے متعلقات میں گر جاتا ہے۔ وصلی جب کلام کے درمیان میں آئے یا اس کا مابعد متحرک ہو جائے	أَنْصُرُ ۔ أَكْبَرُ أَكْرَمَ ۔ يُكْرِمُ ۔ مُكْرِمٌ اِضْرِبْ سے فَاضْرِبْ (درمیان میں آنے کی وجہ سے گر گیا)

۱ قطعی ہمزے تعداد میں نو ہیں۔ ہمزہ افعال ۔ أَكْرَمَ ۔ ہمزہ تفضیل أَكْبَرُ ۔ ہمزہ فعل تعجب جیسے مَا أَنْصَرَهٗ ۔ ہمزہ بناء جیسے إِصْبَعٌ ۔ ہمزہ استفہام جیسے أَأَنْذَرْتَهُمْ ہمزہ ندا جیسے أَعَبْدَ اللّٰهِ ۔ ہمزہ عَلَم جیسے إِبراہیم ۔ ہمزہ جمع جیسے أَشْرَاف ۔ ہمزہ واحد متکلم جیسے أَنْصُرُ ۔

۲ ہمزہ وصلی تعداد میں چودہ ہیں۔ مصدر کا ہمزہ جیسے اِكْتِسَابٌ ۔ ماضی کا ہمزہ جیسے اِنْصَرَفَ ۔ امر کا ہمزہ جیسے اُنْصُرْ ۔ اَلْ کا ہمزہ جیسے اَلْحَمْدُ ۔ ان کے علاوہ اِسْمٌ ۔ اِبْنٌ ۔ اِبْنَةٌ ۔ اِبْنُمٌ ۔ اِسْتٌ ۔ اَيْمُنٌ ۔ اِمْرَءٌ ۔ اِمْرَأَةٌ ۔ اِثْنَيْنِ ۔ اِثْنَتَيْنِ میں بھی ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔

ابواب میں ہمزہ وصلی کی حرکت فاء کلمہ کے بعد کے حرف کے مطابق ہوگی یعنی اگر فاء کلمہ کے بعد کا حرف مضموم ہے تو ہمزہ پر ضمہ اور اگر مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ پر کسرہ آئیگا جیسے اُنْصُرْ ۔ اُكْتُسِبَ ۔ اِضْرِبْ ۔ اِعْلَمْ ۔ اِنْصِرَافٌ وغیرہ۔

تو وہ گر جاتا ہے۔ سوائے یا اَللّٰہُ ۔ اَلْبَتَّةَ ۔ اور ضرورت شعری کے اور سوائے اس ہمزہ مفتوحہ کے جس سے پہلے ہمزہ استفہام آئے۔	اِسْئَلْ سے سَلْ ۔ س متحرک ہو جانے کی وجہ سے پہلا ہمزہ گر گیا۔ ے اذا جاوز الاثنين سرٌّ فانّه بنشرٍ وتكثيرِ الوشاة قمينُ یہاں اثنین میں ہمزہ وصلی ضرورت شعری کی وجہ سے نہیں گرا۔ الحسن سے آلحسنُ یعنی اے حسن دیکھیں قاعدہ ٥٦ و ٣٣

١٠ جس باب کی ماضی میں چار حرف ہوں۔ اس کے مضارع معلوم میں حرف مضارع پر ضمہ آئیگا ورنہ فتحہ ۔	أَكْرَمَ سے يُكْرِمُ ۔ دَحْرَجَ سے يُدَحْرِجُ نَصَرَ سے يَنْصُرُ اِنْصَرَفَ سے يَنْصَرِفُ
= جس باب کی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ ہو اس کے مضارع معلوم میں ماقبل آخر پر فتح ہوتا ہے ورنہ کسرہ ۔ البتہ ثلاثی مجرد کے ابواب اس سے مستثنیٰ ہیں ۔	تَصَرَّفَ سے يَتَصَرَّفُ تَضَارَبَ سے يَتَضَارَبُ أَكْرَمَ سے يُكْرِمُ اِكْتَسَبَ سے يَكْتَسِبُ ضَرَبَ سے يَضْرِبُ نَصَرَ سے يَنْصُرُ فَتَحَ سے يَفْتَحُ

۱۱۔ باب تَفَعُّلْ۔ تَفَاعُلْ اور تَفَعْلُلْ کے مضارع معلوم میں اگر دو تاء زائد اکٹھی ہو جائیں تو ایک تاء کو گرانا جائز ہے۔

تَتَنَزَّلُ سے تَنَزَّلُ
تَتَضَارَبُ سے تَضَارَبُ
اور تَتَدَاخْرَجُ سے تَدَاخْرَجُ

۱۲۔ دال یا تاء ساکن کے بعد اگر تاء متحرک ہو تو دال اور تاء کو تاء کر کے ادغام کرنا واجب ہے۔ سوائے تاء[1] افتعال کے اور عکس[2] میں عکس۔

بَلَغْدْتَ سے بَلَغَتَّ۔ بَسَطْتَ سے بَسَطَّ
اِثْقَلَتْ دَعَوَا اللّٰهَ۔ اُثْقَلَتْ دَّعَوُا اللّٰهَ
اس میں تاء کو دال بنایا گیا ہے۔
قَالَتْ طَائِفَةٌ سے قَالَطَّائِفَةٌ

۱۳۔ باب افتعال کے فاء کلمہ میں اگر س یا ش ہو تو تاء افتعال کو فاء کلمہ کی مانند بنانا جائز ہے اس کے بعد ادغام ضروری ہوگا

اِسْتَمَعَ سے اِسَّمَعَ
اِشْتَبَهَ سے اِشَّبَهَ

[1] جیسے اِدْتَبَرَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا بلکہ قاعدہ نمبر ۱ استعمال ہوگا۔
[2] عکس میں عکس کے معنے یہ ہیں کہ اگر اس کے اُلٹ ہو یعنی تاء ساکن کے بعد دال یا طاء ہو تو پھر تاء کو دال یا طاء بنانا ہوگا۔ جیسے مثالوں سے ظاہر ہے۔ منہ

= باب افتعال کے فاء کلمہ میں اگر ص۔ ض۔ ط۔ ظ ہوں تو افتعال کی تاء کو طاء بنانا واجب ہے۔ اگر فاء کلمہ میں طاء ہو تو ادغام واجب ہے ورنہ جائز بصورت ادغام ظاء کو طاء بنانا جائز ہے اور طاء کو ظاء بھی۔ لیکن ص۔ ض کی صورت میں طاء کو صاد۔ ضاد بنانا جائز ہے۔ اس کا اُلٹ جائز نہیں۔

اِطْتَلَبَ سے اِطَّلَبَ
اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ پھر اِظَّلَمَ اِطَّلَمَ بھی جائز ہے۔
اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ پھر اِصَّبَرَ جائز ہے۔
اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ پھر اِضَّرَبَ جائز ہے۔ یعنی طاء کو ض بنا کر ادغام کر دینا۔

= باب افتعال کے فاء کلمہ میں اگر د۔ ذ۔ ز ہوں تو تائے افتعال دال بن جائیگی۔ اگر فاء کلمہ میں تاء ہو تو ادغام ضروری ہے۔ اگر ذ۔ ز ہوں تو ادغام جائز ہے۔ ذال کو دال اور دال کو ذال بنا سکتے ہیں۔ لیکن زاد کو دال بنانا جائز نہیں۔

اِدْتَبَرَ سے اِدَّبَرَ
اِذْتَكَرَ سے اِذْدَكَرَ پھر اِذَّكَرَ اور اِدَّكَرَ بھی جائز ہے۔
اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ پھر اِزَّجَرَ جائز ہے۔ لیکن اِدَّجَرَ جائز نہیں۔

= باب افتعال کے فاء کلمہ میں اگر ثاء ہو تو تاء کو ثاء اور ثاء کو تاء بنانا جائز ہے اور پھر ادغام واجب۔ پہلی صورت بہتر ہے۔

اِثْتَبَتَ سے اِثَّبَتَ یہ بہتر ہے۔ اسی طرح ث کو ت بنا کر اِتَّبَتَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

۱۴ - باب افتعال کے عین کلمہ میں ثاء - ج - دال - ذال - زاء - س - ش - ص - ض - طاء - ظاء میں سے کوئی حرف واقع ہو تو تاء افتعال کو عین کلمہ کی جنس بنانا جائز ہے - اور تاء ہو تو ادغام جائز ہے -

اِنْتَثَرَ سے نَثَّرَ[1] + اِخْتَجَرَ سے خَجَّرَ
اِعْتَدَلَ سے عَدَّلَ + اِعْتَذَرَ سے عَذَّرَ
اِعْتَزَلَ سے عَزَّلَ + اِكْتَسَرَ سے كَسَّرَ
اِنْتَشَرَ سے نَشَّرَ + اِنْتَقَرَ سے نَقَّرَ
اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ + اِقْتَضَبَ سے قَضَّبَ
اِلْتَطَمَ سے لَطَّمَ + اِنْتَظَمَ سے نَظَّمَ
اور اِسْتَتَرَ سے سَتَّرَ

۱۵ - باب تفعّل یا تفاعل کے فاء کلمہ میں ج کے سوا اگر حروف مذکورہ قاعدہ ۱۴ ہوں - تو ان دونوں باب کی تاء کو فاء کلمہ کی جنس بنانا جائز ہے - اس کے بعد ادغام واجب ہے - تاء کی صورت میں ادغام جائز ہے -

تَثَبَّتَ سے اِثَّبَّتَ[2]
تَثَابَتَ سے اِثَّابَتَ
تَدَبَّرَ سے اِدَّبَّرَ
تَدَابَرَ سے اِدَّابَرَ[1]
تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ + تَذَاكَرَ سے اِذَّاكَرَ
تَزَلَّفَ سے اِزَّلَّفَ + تَزَالَفَ سے اِزَّالَفَ
تَسَمَّعَ سے اِسَّمَّعَ + تَسَامَعَ سے اِسَّامَعَ
تَشَبَّهَ سے اِشَّبَّهَ + تَشَابَهَ سے اِشَّابَهَ
تَصَبَّرَ سے اِصَّبَّرَ + تَصَابَرَ سے اِصَّابَرَ
تَضَرَّبَ سے اِضَّرَّبَ + تَضَارَبَ سے اِضَّارَبَ
تَطَلَّبَ سے اِطَّلَّبَ + تَطَالَبَ سے اِطَّالَبَ
تَظَلَّمَ سے اِظَّلَّمَ + تَظَالَمَ سے اِظَّالَمَ
تَتَرَّبَ سے اِتَّرَّبَ + تَتَارَبَ سے اِتَّارَبَ
تَتَرَّكَ سے اِتَّرَّكَ + تَتَارَكَ سے اِتَّارَكَ
پڑھنا جائز ہے -

۱۶ - حروف شمسیہ[2] ال کے بعد آئیں — اَلتَّاءُ - اَلرَّحْمٰنُ - اَلزَّقُّوْمُ

(صفحہ ۵۰ کے حواشی)

[1] اِنْتَثَرَ میں تاء کو ثاء بنانے سے اِنْثَثَرَ بن گیا - دو ثاء ایک جنس کے ہیں اس لئے پہلی ثاء کی حرکت حسب قاعدہ ۶۸ اس سے پہلے نون ساکن کو دینگے اور ثاء کو ثاء میں ادغام کرینگے اِنَثَّرَ بن جائیگا - اب چونکہ نون متحرک ہوگیا ہے اسلئے حسب قاعدہ ۹ ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں رہے گی - اس طرح اِنْتَثَرَ سے نَثَّرَ بن جائیگا -

[2] تَثَبَّتَ میں تاء کو ثاء بنانے سے ثَثَبَّتَ بنا - اس کے بعد حسب قاعدہ ۶۸ ادغام پہلی ثاء کو ساکن کرکے دوسری ثاء میں ادغام کیا - چونکہ شروع میں حرف ساکن نہیں آسکتا اس لئے ہمزہ وصلی لایا گیا اور تَثَبَّتَ سے اِثَّبَّتَ بن گیا

(صفحہ ۵۱ کے حواشی)

[1] قرآن کریم میں ہے فَادّٰرَءْتُمْ - اصل میں تَدَارَءْتُمْ تھا - اسی قاعدہ کے مطابق تاء کو دال بنا کر دال میں ادغام کیا - قرآن کریم کے الفاظ اِثَّاقَلْتُمْ اور اِزَّیَّنَتْ بھی اسی قاعدہ کے مطابق ہیں

[2] حروف شمسیہ چودہ ہیں - تاء - ثاء - د - ذ - ر - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ل - ن - باقی پندرہ حروف ہجاء کو حروف قمری کہتے ہیں -

تو لام ان حروف کی جنس بن کر ان میں ادغام ہو جاتا ہے۔ ورنہ لام قائم رہتا ہے۔ عام لام ساکن کو ان حروف میں ادغام کرنا جائز ہے لیکن "راء" کی صورت میں واجب ہے۔

بَلْ سَوَّلَتْ میں بَلْ سَّوَلَتْ پڑھنا جائز ہے۔
قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ لام کو راء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

قواعد حروف علّت

۱۷- نون تنوین اور نون خفیفہ کو وقف[2] کی حالت میں ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے تبدیل کرنا جائز ہے لیکن رَحْمَةٌ[3] کی مانند کلمات میں تاء وقف کے وقت ھاء بن جاتی ہے۔ جیسے رَحْمَةٌ سے رَحْمَهْ مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَهْ۔

نَاصِرًا میں نَاصِرْ - نَاصِرٍ میں نَاصِرْ نَاصِرًا سے نَاصِرَا - قرآن کریم میں آتا ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ٥
اُنْصُرَنْ سے اُنْصُرَا - اُنْصُرِنْ سے اُنْصُرِی - اُنْصُرُنْ سے اُنْصُرُوْ

[1] بَلْ رَّانَ میں چونکہ سکتہ ہے جو فرض ہوتا ہے اسلئے بَلْ کا لام راء میں ادغام نہیں ہوا۔
[2] وقف کے معنے کوئی عبارت پڑھتے ہوئے کسی لفظ پر تھوڑی سی دیر کیلئے ٹھہرنا۔
[3] رحمة کی مانند کلمات سے ایسے اسماء مراد ہیں جن کے آخر میں ۃ زائدہ (مدوّرہ) ہو۔ اور وہ علامت جمع مؤنث سالم کی نہ ہو جیسے مُسْلِمٰتٌ اور نہ ہی لام کلمہ کے عوض ہو جیسے سِنَةٌ۔ س کے عوض ہے اصل میں سدس ہے۔

۱۸- ہر الف ضمہ کے بعد واوٗ اور کسرہ کے بعد یاء بن جاتی ہے۔

ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ۔ ماضی معلوم ضَارَبَ سے جب ماضی مجہول بنایا تو ضاد کو ضمہ دیا اور الف اس قاعدہ کے مطابق واو ہو گیا۔
مِصْبَاحٌ سے مَصَابِيْحُ۔ مِصْبَاح کے جمع اقصیٰ بنانے کے لئے اس کے میم اور صاد کو فتحہ دیا۔ اس کے بعد الف علامت جمع اقصیٰ لائے۔ باء کو کسرہ دیا اور اس کے بعد کا الف اس قاعدہ کے مطابق یا بن گیا۔

۱۹- مدہ زائدہ[1] جو اسم میں دوسری جگہ آئے جمع اقصیٰ اور تصغیر بنانے کے وقت واو مفتوحہ بن جاتا ہے۔

نَاصِرٌ سے نَوَاصِرُ + حَانُوْتٌ سے حَوَانِيْتُ اس میں نَاصِرٌ اور حَانُوْتٌ کا الف جمع اقصیٰ بنانے کی وجہ سے واوٗ بن گیا۔ اس کے بعد حسب قاعدہ الف علامت جمع اقصیٰ لائے اور اس کے بعد کے حرف ص کو کسرہ دیا۔ یہ صیغہ غیر منصرف ہے۔
حانوت سے حوانیت
نَاصِرٌ سے نُوَيْصِرٌ۔ یہ اسم تصغیر ہے۔

[1] ناب میں الف زائد نہیں بلکہ یہ عین کلمہ ہے اور اصل میں یاء ہے اس لئے اس کا اسم تصغیر بنانے کے وقت یہ الف واو نہیں بنیگا۔ اس کی تصغیر نُيَيْبٌ ہے۔ قِتَالٌ - جَرِيْحٌ ضِرَابٌ - مَضْرُوْبٌ - منطیق - مضراب میں مدہ زائدہ دوسری جگہ نہیں بلکہ تیسری اور چوتھی جگہ ہے اس لئے ان مثالوں میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

۲۰ - الف مقصورہ جو تیسری جگہ ہو[1]
اور واؤ سے تبدیل شدہ ہو یا اصلی ہو
مگر اس میں امالہ[2] نہ ہوتا ہو تو تثنیہ اور
جمع مؤنث سالم بناتے وقت وہ الف
واؤ مفتوحہ بن جاتا ہے ورنہ یاء ہو
جاتا ہے۔
الف ممدودہ اصلی قائم رہتا ہے
اور ممدودہ تانیث واؤ مفتوحہ بن جاتی
ہے۔ ان کے علاوہ جو الف ممدودہ ہو۔
اس میں دونوں صورتیں جائز ہیں۔

عَصًا (عَصَیٌ) سے عَصَوَانِ - عَصَاوَاتٌ
اِلًی سے اِلْوَانِ - اِلْوَاتٌ -
نُصْرٰی سے نُصْرَیَانِ - نُصْرَیَاتٌ -
مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَیَانِ۔ مُصْطَفَیَاتٌ
رَحٰی سے رَحَایَانِ - رَحَایَاتٌ
مَتٰی سے مَتَیَانِ - مَتَیَاتٌ -
قُرَّاءٌ سے قُرَّآءَانِ (یہ الف ممدودہ اصلی ہے)
حَمْرَاءُ سے حَمْرَوَانِ - حَمْرَوَاتٌ -
کِسَاءٌ سے کِسَاءَانِ - کِسَاءَاتٌ - کِسَوَانِ -
کِسَوَاتٌ -
صَحْرَاءُ سے صَحْرَوَانِ - صَحْرَآءَاتٌ
صَحْرَاوَان - صَحْرَوَات دونوں طرح
جائز ہے -

[1] نُصْرٰی اور مصطفٰی میں الف چوتھی اور پانچویں جگہ ہے۔ رحٰی میں یاء سے
بدلا ہے اور متٰی میں امالہ ہوتا ہے۔
[2] امالہ کے معنے ہیں کہ فتح کو کسرہ اور الف کو یاء کی بو دے کر پڑھنا۔ جیسے حساب سے
حسیب ۔ کتاب سے کتیب۔ فعل اور اسم معرب میں امالہ ہو سکتا ہے۔ حرف
اسم مبنی میں امالہ نہیں ہو سکتا مگر تین حرفوں اور تین مبنی اسموں میں امالہ ہو سکتا ہے۔ جو یہ ہیں
بلٰی - یا - اِمّا یہ تینوں حرف ہیں - متٰی - انّٰی - ذا یہ تینوں اسم ہیں -

۲۱ - جو حروف علت زائد الف
مَفَاعِلُ کے بعد ہو اس کو ہمزہ سے
بدلنا واجب ہے - اگر حرفِ علت
اصلی ہو اور الف مَفَاعِلُ سے پہلے
بھی حرف علت[1] ہو تو اس میں بھی یہی
قاعدہ استعمال ہو گا لیکن مُصِیْبَۃٌ
کی جمع مَصَائِبُ اور ضَیْوَنٌ
کی جمع ضَیَاوِنُ شاذ ہیں -

شَرَایِفُ (جمع شَرِیْفَۃٌ) سے شَرَائِفُ
عَجَاوِزُ (جمع عَجُوْزٌ) سے عَجَائِزُ -
قَلَاوِدُ (جمع قِلَادَۃٌ)، رَسَاوِلُ (جمع رِسَالَۃٌ)
قَوَاوِلُ (جمع قَائِلَۃٌ) سے قَوَائِلُ
بَوَایِعُ (جمع بَائِعَۃٌ) سے بَوَائِعُ

۲۲ - جو واؤ یا یاء الف فاعل یا
یائے تصغیر کے بعد آئے اور فعل میں وہ علامت[2]
نہ رہی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو

قَاوِلٌ سے قَائِلٌ
بَایِعٌ سے بَائِعٌ

[1] مَقُوْلٌ کی جمع مَقَاوِلُ میں واؤ ہمزہ میں تبدیل نہیں ہو گی کیونکہ یہ اصلی ہے۔ اور الف
مَفَاعِلُ سے پہلے حرفِ علت نہیں پایا جاتا ہے۔ مَصَائِبُ میں بھی یہی صورت ہے۔ کیونکہ
الف کے بعد جو حرف علت ہے وہ اصلی ہے۔ لیکن اس کے باوجود حرف علت کو ہمزہ
سے بدلنا شاذ ہے۔ اس کے برعکس ضَیَاوِنُ میں واؤ کو ہمزہ سے نہ بدلنا شاذ ہے
کیونکہ اس قاعدہ کے مطابق واؤ کو ہمزہ بن جانا چاہیے تھا۔
[2] مُعَاوِنٌ (اسم فاعل عَاوَنَ) مُبَایِعٌ (اسم فاعل بَایَعَ) میں یہ قاعدہ استعمال
نہیں ہو گا۔ کیونکہ فعل میں واؤ اور یاء سلامت ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ قَائِلٌ
کا فعل قَالَ (قَوَلَ) ہے۔ اس میں واؤ الف سے بدل گئی یعنی سلامت نہیں رہی۔

تو اس واؤ یا یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔	تَوَیْوِنٌ (اسم تصغیر قَائِلٌ) سے قُوَیْئِلٌ بُوَیْیِعٌ (اسم تصغیر بَائِعٌ) سے بُوَیْئِعٌ
۲۳۔ باب افتعال کے فاء کلمہ میں اگر واؤ اور یاء اصلی ہوں۔ یعنی ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہوں۔ تو اس واؤ اور یاء کو تاء بنا کر ادغام کرنا واجب ہے۔ اور تَفَعُّل اور تفاعل میں ایسا کرنا جائز ہے۔ افتعال میں اکثر اور تَفَعُّل اور تفاعل میں بعض کے نزدیک لیکن اِتَّخَذَ۔ یَتَّخِذُ شاذ ہے۔	اِوْتَقَدَ سے اِتَّقَدَ اِیْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ تَوَکَّلَ سے اِتَّکَلَ تَیَاسَرَ سے اِتَّاسَرَ

ے اِئْتَمَرَ میں حسب قاعدہ ہمزہ یاء ہو جاتا ہے۔ اس طرح اسے اِیْتَمَرَ پڑھتے ہیں اس یاء کو تاء سے بدلنا جائز نہیں کیونکہ یہ یاء اصلی نہیں بلکہ ہمزہ سے بدلی ہے اِتَّخَذَ۔ اَخَذَ سے بنا ہے۔ اس طرح اِئْتَخَذَ ہونا چاہیے پھر حسب قاعدہ ہمزہ یاء بن جائیگا۔ اس یاء کو تاء بنانا اور تاء میں ادغام کرنا اس قاعدہ کے خلاف ہے۔ یہ یاء اصلی نہیں بلکہ ہمزہ سے بدل ہے اس لیے اسے شاذ کہا گیا ہے۔

ے اس قاعدہ کے مطابق جب واؤ کو تاء بنایا تو تَتَکَّلَ ہوا پھر ادغام کے لیے پہلی تاء کو ساکن کیا تو شروع میں ساکن آجانے کی وجہ سے ہمزہ وصلی لائے اور اِتَّکَلَ بن گیا۔

۲۴۔ جو مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے فاء کلمہ میں واؤ ہو اور اس کے مضارع میں وہ واؤ حذف ہو گئی ہو تو اس واؤ کا کسرہ مابعد کو دیکر اسے حذف کرنا اور اس کے عوض آخر میں حسب قاعدہ ۲۵ تاء لانا واجب ہے۔	وِعْدٌ سے عِدَةٌ + وِزْنٌ سے زِنَةٌ وِهْبٌ سے هِبَةٌ وَسْعٌ سے سَعَةٌ شاذ ہے
۲۵۔ جو حرف علت مصدر سے التقائے تنوین کے بغیر کسی اور وجہ سے گرے اس کے عوض میں آخر میں تاء لانا واجب ہے۔ لیکن لُغَةٌ اور مِائَةٌ شاذ ہے۔	اِقْوَامٌ سے اِقَامَةٌ اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ وِعْدٌ سے عِدَةٌ

ے وِجْلٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ اس کے مضارع یَوْجَلُ میں واؤ قائم ہے حذف نہیں ہوئی۔ لیکن وِعْدٌ میں یہ قاعدہ استعمال ہوگا کیونکہ اس کے مضارع میں حسب قاعدہ ۲۷ واؤ گر جائیگی۔

ے حسب قاعدہ ۳۶ واؤ کے فتحہ کو نقل کرکے ق کو دیا اور واؤ الف بن گئی۔ دونوں الف ساکن ہیں اس لیے حسب قاعدہ ۳۳ ایک الف گر جائیگا اور اس کے عوض آخر میں ۃ لائینگے۔ اس طرح اقامۃ بن جائیگا یہی تبدیلی استقامۃ میں بھی ہوئی۔

لُغَةٌ اصل میں لُغَوٌ ہے حسب قاعدہ ۳۶ واؤ الف بن گئی۔ پھر الف اور نون تنوین دونوں ساکن ہیں اس لیے حسب قاعدہ ۳۳ ا گر جائیگا۔ اب اس قاعدہ کے مطابق گرنے والے ا کے بدلہ میں آخر میں ۃ نہیں آنی چاہیے کیونکہ یہ نون تنوین کے ساکن ہونے کی وجہ سے گری ہے۔ مگر ۃ لانا شاذ ہے۔ یہی صورت مِائَةٌ میں ہے۔

۲۶ - واوٗ ساکن مُظْہَر[1] کا ماقبل اگر مکسور ہو تو وہ واوٗ یاء بن جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ واوٗ باب افتعال کے فاء کلمہ[2] میں نہ ہو۔ اور اس کو حرکت دینے کا کوئی باعث بھی موجود[3] نہ ہو۔	مِوْعَادٌ سے مِيْعَادٌ مِوْزَانٌ سے مِيْزَانٌ
۲۷ - یا ساکن مُظْہَر[4] اگر ضمہ کے بعد آئے تو اسے واوٗ سے بدلنا واجب ہے۔ بشرطیکہ	يُيْسِرُ سے يُوْسِرُ مُيْقِنٌ سے مُوْقِنٌ كُيْسىٰ سے كُوْسىٰ

[1] یعنی مدغم نہ ہو جیسے اِجْلِوَّاذٌ (اونٹ کا اُچھل کود کرنا) اس میں واوٗ ساکن مدغم ہے۔ مظہر نہیں۔

[2] جیسے اِوْتَقَدَ میں واوٗ کو یاء بنانے کی بجائے حسب قاعدہ ۲۳ تاء بنا کر ادغام کر کے اِتَّقَدَ پڑھتے ہیں۔

[3] مِوْدَدَةٌ - دو دالیں اکٹھی ہوئیں حسب قاعدہ پہلی دال کی فتح نقل کر کے واوٗ کو دی اور دال کو دال میں ادغام کر کے مِوَدَّةٌ پڑھا - پس مِوْدَدَةٌ میں گو واوٗ ساکن ہے لیکن اُسے متحرک کرنے کا باعث چونکہ موجود ہے اسلئے واوٗ یاء نہیں ہوگا۔

[4] یعنی مدغم نہ ہو۔ جیسے سُيِّرَ میں یاء واوٗ نہیں ہوگی کیونکہ یہ مدغم ہے مظہر نہیں۔

وہ یاء باب افتعال کے فاء کلمہ میں نہ ہو۔ وہ یاء فُعْلیٰ (وصف)[1] فُعْلٌ جمع اَفْعَلُ فَعْلَاءُ میں نہ ہو۔ اگر ہو تو اُس یاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔	طُيْبیٰ سے طُوْبیٰ (فُعْلیٰ اسمی) بُيْخیٰ سے بِيْخیٰ ہوگا کیونکہ یہ فُعْلیٰ (وصفی) ہے بُيْضٌ سے بِيْضٌ ہوگا کیونکہ یہ اَبْيَضُ۔ بَيْضَاءُ کی جمع ہے۔
۲۸ - مثال واوی ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم مکسور العین میں فاء کلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ اور مفتوح العین میں اس وقت جب کہ عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہوں[2]۔ یا اس کی ماضی مستعمل نہ ہو۔	يَوْعِدُ سے يَعِدُ + يَوْرِمُ سے يَرِمُ يَوْهَبُ سے يَهَبُ + يَوْضَعُ سے يَضَعُ يَوْذَرُ سے يَذَرُ۔ اس کی ماضی وَذَرَ مستعمل نہیں ہے۔

[1] فُعْلیٰ کا وزن اسم اور صفت دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے مثلاً کُوْسیٰ۔ طُوْبیٰ اسم ہیں لیکن بِيْخیٰ وصف ہے۔ اَفْعَلُ کی مؤنث کبھی فُعْلیٰ کے وزن پر آتی ہے جیسے اَضْرَبُ سے ضُرْبیٰ۔ اَفْضَلُ سے فُضْلیٰ۔ اور کبھی فَعْلَاءُ کے وزن پر جیسے اَبْيَضُ سے بَيْضَاءُ۔ اس اَبْيَض کی جمع بُيْضٌ میں یاء کو ضمہ کی بجائے کسرہ دے کر بِيْضٌ پڑھیں گے۔

[2] يَوْجَلُ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا کیونکہ یہ مفتوح العین ہے۔ اور اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی بھی نہیں ہے۔

۲۹ - واؤ مضموم یا مکسور کلمہ کی ابتداء میں ہو[1] اور اس کے بعد کوئی اور واؤ متحرک نہ ہو[2] یا واؤ مضموم غیر مشدد[3] بضمہ لازم[4] عین کلمہ میں ہو۔ اور اس کا ماقبل یا مابعد ساکن ہو[5]۔ اور وہاں کوئی وجوبی قاعدہ[6] استعمال نہ ہو رہا ہو تو اس واؤ کو ہمزہ سے تبدیل کرنا جائز ہے لیکن اَحَدٌ[7] - اَنَاۃٌ - تُکْلٰی شاذ ہیں۔

وُعِدَ سے اُعِدَ - وُقِّتَ سے اُقِّتَ پڑھنا جائز ہے (قرآن کریم میں وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ یہ اصل میں وُقِّتَتْ ہے)

وِشَاۃٌ سے اِشَاۃٌ

اَدْوُرٌ (جمع دَارٌ) سے اَدْؤُرٌ

قُوُوْلٌ سے قُؤُوْلٌ

[1] قَوْلَ اور خَوْفَ میں واؤ شروع میں نہیں اس لئے یہ ہمزہ نہیں ہوئی۔
[2] وُوَیْعِدٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ پہلی واؤ کے بعد دوسری واؤ متحرک ہے۔
[3] تَجَوُّزٌ میں واؤ مشدد ہے اس لئے یہ ہمزہ نہیں ہوئی۔
[4] رَاوُوْنَ (جمع رَاوِیْ) میں واؤ کا ضمہ لازم نہیں بلکہ عارضی ہے دیکھیں قاعدہ ۴۳۔
[5] قَوُلَ میں نہ واؤ سے پہلے کا حرف ساکن ہے نہ بعد کا۔ اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوا۔
[6] یَقْوُلُ میں واؤ کو ہمزہ نہیں بنائیں گے کیونکہ اس میں حسب قاعدہ ۳۶ واؤ کے ضمہ کو منتقل کرکے ماقبل ق کو دیں گے۔
[7] وَحَدٌ سے اَحَدٌ - وَنَاۃٌ سے اَنَاۃٌ شاذ ہیں۔ اسی طرح وُکْلٰی میں واؤ کو تاء سے بدلنا بھی خلاف قاعدہ (شاذ) ہے۔

۳۰ - اگر دو واؤ متحرک کلمہ کی ابتداء میں ہوں تو پہلی کو ہمزہ بنانا واجب ہے۔ لیکن اُوْلٰی شاذ ہے۔

وَوَاعِدُ (جمع وَاعِدَۃٌ) سے اَوَاعِدُ
وُوَیْعِدٌ (اسم تصغیر وَاعِدٌ) سے اُوَیْعِدٌ
اُوْلٰی اصل میں وُوْلٰی ہے۔ پہلی واؤ کو ہمزہ بنا دینا خلاف قاعدہ ہے۔

۳۱ - جو باب مثال واوی عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر ہو اور اس کا فاء کلمہ محذوف[1] نہ ہو تو اسکے مضارع میں علاوہ اصل کے تین زائد صورتیں جائز ہیں۔

وَجِلَ یَوْجَلُ میں یَاجَلُ - یِیْجَلُ - یَیْجَلُ پڑھنا جائز ہے۔

۳۲ - واؤ یا یاء متحرک کا ماقبل اگر مفتوح ہو تو وہ واؤ یا یاء الف بن جاتا ہے جبکہ مندرجہ ذیل شرائط[2] پائی جائیں
۱- واؤ یا یا کی حرکت عارضی نہ ہو

قَوَلَ سے قَالَ (واؤ متحرک ہے۔ اس سے پہلے ق پر فتحہ ہے اس لئے واؤ الف بن جائیگی)
بَیَعَ سے بَاعَ
دَعَوَ سے دَعَا

[1] یَسَعُ میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہوگا کیونکہ فاء کلمہ محذوف ہے۔
[2] (۱) جَیَلٌ اصل میں جَیْأَلٌ ہے۔ ہمزہ کی حرکت حسب قاعدہ ٦١ یاء کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا اس لئے یاء کی حرکت عارضی ہے۔ یعنی ہمزہ سے منتقل ہوئی ہے۔
لَوِسْتَطَعْنَا اصل میں لَوِ اسْتَطَعْنَا ہے۔ قاعدہ ۹ کے مطابق ہمزہ گر گیا۔
(باقی صفحہ ٦٢ پر)

۲- واؤ یا یاء فاء کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو	رَمَیَ سے رمیٰ
۳- فعل غیر متصرف یا ملحق بہ رباعی	مَا اَرْمَیَهٗ سے مَا اَرْمَاهُ (فعل تعجب)
کے عین کلمہ میں نہ ہو۔	عَشِیَ سے عَشیٰ + قَلْسَیَ سے قَلْسیٰ
۴- ناقص کے عین کلمہ یا حکم عین کلمہ میں نہ ہو۔	یَقْوَوُ سے یَقْویٰ + یَحْیَیُ سے یَحْیٰ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱ | واؤ لور میں دو ساکن اکٹھے ہیں حسب قاعدہ ۲۳ واؤ کو کسرہ دیا۔ اب واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہے لیکن واؤ کی حرکت عارضی ہے اس لئے ان دونوں مثالوں میں یلولو ولوُ الف نہیں ہونگی

(۲) خَوِرَتْ۔ تَوَسَّطَ۔ تَیَسَّرَ۔ ان میں واؤ یا یاء متحرک اور ماقبل مفتوح ہے لیکن فاء کلمہ میں ہے اس لئے الف نہیں ہونگی۔

(۳) قَوُلَ۔ بَیُعَ (فعل تعجب) لَیْسَ ان میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح لیکن یہ الف نہیں ہونگی۔ کیونکہ یہ تینوں فعل غیر متصرف ہیں انکی پوری گردانیں نہیں آتی جَحْوَلَ۔ بَیْعَوَعَ ملحق بہ رباعی قَرْطَسَ ہیں گو ان دونوں میں واؤ یا یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے لیکن یہ دونوں کلمے ملحق ہیں۔ اس لئے ان میں واؤ اور یاء الف نہیں ہونگی

(۴) قَوِیَ۔ حَیِیَ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے لیکن یہ ناقص کے عین کلمہ میں ہیں اس لئے الف نہیں ہونگی۔

اِرْعَوٰی۔ اِرْمَیٰا میں واؤ اور یاء حکم[۵] عین کلمہ میں ہیں اس لئے الف نہیں ہونگی۔

(باقی صفحہ ۶۳ پر)

۵ حکم عین کلمہ سے مراد باب اِفْعِلَال وغیرہ کا پہلا لام ہے۔ منہ

۵- وہ واؤ یا یاء حرف صحیح سے بدلی ہوئی نہ ہو۔	دَسَّیَهَا سے دَسّٰهَا (دَسّٰی اصل میں دَسَّسَ ہے) آخری س یاء بنا پھر الف
۶- اس واؤ یا یاء کے بعد الف مدّہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق[۵] اور سکون لازمی ہے۔	دَعَوُوْا سے دَعَوْا
	رَمَیُوْا سے رَمَوْا
۷- اس واؤ یا یاء کے بعد کوئی اور حرف ساکن لازم نہ ہو۔	دَعَوَتْ سے دَعَتْ
	رَمَیَتْ سے رَمَتْ

۵ واؤ اور یاء جب عین کلمہ میں ہوں تو اس کے بعد جو مدّہ زائدہ ہوگا اس کا تحقق اور سکون لازمی ہوتا ہے۔ جیسے سَوَادٌ۔ طَوِیْلٌ۔ غَیُوْرٌ۔ اور جو واؤ یا یاء لام کلمہ میں ہوں اس کے بعد جو مدہ زائدہ ہوتا ہے اس کا تحقق اور سکون لازمی نہیں ہوتا۔ جیسے دَعَوُوْا۔ رَمَیُوْا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲ (۵) شَیَرٌ اصل میں شَجَرٌ ہے۔ ج کو یاء بنا لیا۔ حرف صحیح سے بدلنے کی وجہ سے یاء الف نہیں ہوگی۔

(۶) سَوَادٌ۔ طَوِیْلٌ۔ حَیِیٌّ۔ طَوُوْلٌ۔ غَیُوْرٌ۔ رُمَیَاءُ

ان مثالوں میں واؤ اور یاء کے بعد مدّہ زائدہ ہے۔ اس لئے واؤ اور یاء الف میں تبدیل نہیں ہونگی۔

(۷) خَوَرْنَقٌ۔ بَیَنْعَجٌ واؤ اور یاء کے بعد حرف ساکن لازم ہے اس لئے الف نہیں ہونگی۔

(باقی صفحہ ۶۴ پر)

۸- اس واؤ اور یاء کے بعد حرفِ تثنیہ اور یائے مشدّدہ نہ ہو۔

۹- اس واؤ یا یاء کے بعد الف جمع مؤنث سالم اور نون تاکید کا نہ ہو۔

۱۰- وہ کلمہ فَعَلیٰ اور فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو۔

بقیہ ص ۶۳ (۸) دَعَوَا - رَمَیَا - عَصَوَانِ - مُصْطَفَیَانِ میں واؤ اور یاء کے بعد الف تثنیہ ہے - اس لئے یہ واؤ اور یاء الف نہیں ہونگی - عَصَوِیٌّ - عَصَوِیَّةٌ میں واؤ کے بعد یاء مشدّدہ ہے اس لئے واؤ الف نہیں ہوگی -

(۹) صَلَوَاتٌ - رَامِیَاتٌ میں واؤ اور یاء کے بعد الف جمع مؤنث سالم ہے - اس لئے یہ واؤ اور یاء الف نہیں ہونگی -

لَتُدْعَوُنَّ - لَتُدْعَوُنْ - اِخْشَیَنَّ - اِخْشَیَنْ میں واؤ اور یاء کے بعد نون تاکید ہے اس لئے یہ الف نہیں ہونگی

(۱۰) حَیَدیٰ - صَوَریٰ میں واؤ اور یاء متحرک ہیں لیکن فَعَلیٰ کے وزن پر ہونے کی وجہ سے یاء اور واؤ الف نہیں ہوگی -

دَوَرَانٌ اور حَیَوَانٌ میں واؤ اور یاء متحرک ہیں - لیکن یہ کلمے فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں اس لئے واؤ اور یاء الف نہیں ہونگے -

(باقی ص ۶۵ پر)

۱۱- وہ کلمہ جس میں واؤ اور یاء ہے ایسے کلمہ کے ہم معنے نہ ہو جس میں تعلیل نہیں ہوتی - لیکن تَوَدٌ اور خَوَنَةٌ شاذ[1] ہیں -

۳۳- التقائے ساکنین دو طرح ہوتا ہے - علیٰ حدّہٖ اور علیٰ غیر حدّہٖ -

التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ اسے کہتے ہیں کہ پہلا ساکن مدّہ یا یائے تصغیر ہو - اور

خَاصِصَةٌ سے خَاصَّةٌ
مُوْدِدٌ سے مُوْدٌّ
خُوَیْصِصَةٌ سے خُوَیْصَّةٌ

ان سب مثالوں میں التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ ہے

[1] یعنی تَوَدٌ اور خَوَنَةٌ میں قاعدہ کی ساری شرطیں موجود ہیں اس کے باوجود واؤ کا الف نہ بننا خلاف قاعدہ (شاذ) ہے اسی طرح شَائِکٌ کی جمع شَوَکَةٌ حائِکٌ کی جمع حَوَکَةٌ - خائِلٌ کی جمع خَوَلَةٌ بھی شاذ ہیں -

بقیہ ص ۶۴ (۱۱) عَوِرَ اور عَیِنَ میں واؤ اور یاء الف نہیں ہونگی کیونکہ یہ اِعْوَرَّ اور اِعْیَنَّ کے ہم معنے ہیں جن میں حسب قاعدہ ۳۶ تعلیل نہیں ہوتی - عموماً جن افعال میں رنگ یا عیب کے معنے موجود ہوں ان میں تعلیل نہیں ہوتی - جیسے کہ قاعدہ ۳۶ میں بھی ذکر آئیگا

دوسرا ساکن مدغم اسی کلمہ[1] میں ہو۔ یہ التقائے ساکنین جائز ہے۔ اس کے علاوہ التقائے ساکنین علیٰ غیر حدّہ جو حرف وقف میں جائز ہے۔ باقی صورتوں میں جہاں بھی التقائے ساکنین ہو وہ ناجائز ہے اسے دُور کرنا ضروری ہے جس کے مندرجہ ذیل دو طریقے ہیں۔

۱:- اگر پہلا ساکن مدّہ یا نون خفیفہ ہے تو وہ حذف ہو جائے گا[2] مگر

غَفُوْرٌ سے غَفُوْرْ + رَحِیْمٌ سے رَحِیْمْ (اِن میں دو ساکن علیٰ غیر حدّہ جمع ہیں۔ لیکن وقف کی وجہ سے یہ جائز ہے)

دَعَوُوْا سے دَعَوْا اس میں واوٌ متحرک سے پہلے فتحہ ہے اس لئے حسب قاعدہ ۳۲ واوٗ الف بن جائیگی۔ اب الف اور اس کے

[1] یعنی ایک کلمہ ہو۔ اور اگر ایک کلمہ نہ ہو تو پھر وہ علیٰ غیر حدّہ ہوگا۔ جیسے اِضْرِبُنَّ میں واوٗ ساکن مدّہ ہے اور دوسرا ساکن نون مدغم ہے۔ لیکن اِضْرِبُوْا الگ کلمہ ہے۔ اور نون ثقیلہ الگ ہے اس لئے یہاں کلمہ کی وحدت موجود نہیں۔

[2] اجوف کے مصدر باب افعال۔ استفعال اور اسم مفعول میں اختلاف ہے بعض پہلے حرف ساکن کو حذف کرتے ہیں بعض دوسرے کو مثلاً مَقْوُوْلٌ قَالَ کا اسم مفعول ہے حسب قاعدہ ۳۶ واوٗ کے ضمہ کو نقل کرکے ماقبل ق کو دیا۔ مَقُوْوْلٌ بن گیا۔ اس میں دونوں واوٗ ساکن ہیں۔ اور چونکہ یہ اجوف کا اسم مفعول ہے اس لئے بعض پہلی واوٗ کو جو عین کلمہ ہے حذف کرکے مَقُوْلٌ پڑھتے ہیں۔ لان الثانیة علامة والعلامة لا تحذف۔ اس صورت میں اس کا وزن مَفُوْلٌ ہوگا۔ اور بعض دوسری واوٗ کو جو علامت اسم مفعول ہے حذف کرتے ہیں۔ لانها زائدة والزائدة احق بالحذف۔ اس صورت میں اس کا وزن مَفُعْلٌ ہوگا۔ یہی حال اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ کا ہے۔ منہ

چار حالتوں[1] میں حذف نہیں ہوگا۔

۲۔ اگر پہلا ساکن مدّہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو پھر اس ساکن کو حرکت دینگے جو کلمہ کے آخر میں ہے۔ اگر کلمہ کے آخر میں کوئی نہیں تو پھر پہلے کو۔ ساکن کو متحرک کرنے میں کسرہ[2] اصل ہے۔

بعد کی واوٗ دونوں ساکن علیٰ غیر مدّہ ہیں۔ پہلا ساکن الف مدّہ ہے اس لئے اسے حذف کردینگے۔ اس طرح دَعَوْا بن جائیگا۔

رَمَیُوْا سے رَمَوْا۔ اُنْصُرُوْنَّ سے اُنْصُرُنَّ

اُنْصُرِیْنَّ سے اُنْصُرِنَّ۔ اِن دونوں میں پہلا ساکن مدّہ ہے اور دوسرا ساکن مدغم ہے۔ لیکن کلمہ ایک نہیں اسلئے یہ علیٰ غیر حدّہ ہے۔ اُنْصُرُنْ الْقَوْمَ سے اُنْصُرُ الْقَوْمَ

لَا تُهِیْنَ الْفَقِیْرَ عَلَّكَ اَنْ تَرْكَعَ

یَوْمًا وَالدَّهْرُ قَدْ رَفَعَه

اس مثال میں لَا تُهِیْنَ دراصل لَا تُهِیْنَنْ ہے

[1] وہ چار جگہیں یہ ہیں:- آللّٰهُ - آلْحَسَنُ (دیکھیں قاعدہ ۹ و ۶۵) اِیْ اللّٰه اِضْرِبَانِّ۔ لیکن حَلْقَتَا الْبِطَانِ[عہ] شاذ ہے۔

[2] بعض اوقات کسرہ کی بجائے فتح یا ضمہ بھی دیتے ہیں جیسے مِنْ اللّٰهِ سے مِنَ اللّٰهِ۔ اگر پہلا ساکن واوٗ جمع ماقبل مفتوح ہو تو اس واوٗ کو ضمہ دیں گے۔ جیسے لَتُبْلَوْنَّ سے لَتُبْلَوُنَّ اور دَعَوْا اللّٰه سے دَعَوُا اللّٰه۔ اور اگر پہلا ساکن یائے وحدت ہو تو اسے کسرہ دینا واجب ہے جیسے لَتَرَیْنَّ سے لَتَرَیِنَّ۔

عہ۔ اذا اشتد الامر وتجاوز یضرب هذا المثل۔ اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ

قاعدہ	مثالیں
	دوسرا نون خفیفہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ قُلْ الْحَقَّ سے قُلِ الْحَقَّ لَمْ يَحْمَرِرْ سے لَمْ يَحْمَرَّ لَمْ يَفِرْرْ سے لَمْ يَفِرِّ لَمْ يَمْدُدْ سے لَمْ يَمُدِّ (دیکھیں قاعدہ ۶۸) اِخْتَصَمَ میں حسب قاعدہ ۱۴ تاء کو ص بنا دیا۔ ادغام کرنے کے لئے حسب قاعدہ ۶۷، ۶۸ پہلے ص کو ساکن کر کے دوسرے ص میں ادغام کر دیا اب دو ساکن خاء اور پہلا ص علیٰ غیر حدہٖ ہیں۔ اور ان میں سے کوئی کلمہ کے آخر میں نہیں اس لئے پہلے ساکن خ کو حرکت دے کر خِصَّمَ یا خَصَّمَ پڑھیں گے۔ قرآن کریم میں ہے۔ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ۔ میں یہی صورت ہے۔
۳۴۔ واؤ مکسور یا یاء اجوف ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم میں الف بن کر گر جائے تو فاء کلمہ کو کسرہ دینا واجب ہے۔ اور واؤ غیر مکسور میں	خَوِفْنَ سے خِفْنَ (خَوِفْنَ میں واؤ متحرک حسب قاعدہ ۳۲ الف بن گئی۔ الف اور فاء دونوں ساکن میں حسب قاعدہ ۳۳ الف گر جائیگا خَفْنَ بن جائیگا۔ پھر اس قاعدہ کے مطابق فاء کو کسرہ دینے سے خِفْنَ ہوگا۔

قاعدہ	مثالیں
فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے۔	بَيَعْنَ سے بِعْنَ۔ طَيَبْنَ سے طِبْنَ قَوَلْنَ سے قُلْنَ۔ طَوُلْنَ سے طُلْنَ
۳۵۔ واؤ اور یاء اگر ماضی مجہول کے عین کلمہ میں ہوں اور اس کی ماضی معروف میں اس واؤ یا یاء میں تعلیل ہوئی ہو[1] تو ماضی مجہول میں تین صورتیں جائز ہیں۔ (۱) واؤ اور یاء کا کسرہ ماقبل کو دیا جائے اور پھر حسب قاعدہ ۲۶ واؤ کو یاء بنا دیا جائے۔ (۲) کسرہ گرا دیا جائے۔ پھر یاء کو حسب قاعدہ ۲۷ واؤ بنا دیا جائے۔ (۳) اِشمام[2] کر کے پڑھا جائے	قُوِلَ سے قِيْلَ اور قُوْلَ بُيِعَ سے بِيْعَ اور بُوْعَ اُنْقُوِدَ سے اُنْقِيْدَ اور اُنْقُوْدَ اُخْتُيِرَ سے اُخْتِيْرَ اور اُخْتُوْرَ

[1] جیسے قِيْلَ کی ماضی قَالَ ہے۔ واؤ الف سے بدل گئی لیکن قَوِيَ ماضی معروف میں واؤ قائم ہے۔ اس لئے اس کی ماضی مجہول قُوِيَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ یہی حال عُوِرَ۔ حُيِيَ کا بھی ہے۔

[2] اشمام کے معنے یہ ہیں کہ ضمہ کو کسرہ کی اور واؤ کو ی کی بو دی جائے۔ منہ

۳۶ - واؤ اور یاء متحرک اگر مین کلمہ[1] فعل یا شبہ فعل[2] میں حرف صحیح ساکن[3] کے بعد واقع ہوں تو اس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب[4] ہے -
اور اگر وہ حرکت فتحہ ہے تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا بھی ضروری ہے - اس قاعدہ کی

یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ - مَقْوُوْلٌ سے مَقُوْلٌ
مَبْیُوْعٌ سے مَبِیْعٌ[5]
یُقْوَلُ سے یُقَالُ (اس میں واؤ کا فتحہ ق کو دینے کے بعد واؤ کو الف بنا دیا)
یُبْیَعُ سے یُبَاعُ
مَقْوَلٌ سے مَقَالٌ

---

[1] دَلْوٌ اور ظَبْیٌ میں واؤ اور یاء لام کلمہ میں ہیں اس لئے یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا
[2] شبہ فعل سے مراد مصدر اور اسمائے صفات ہیں - جیسے اِقْوَامٌ - مُقْوِمٌ
[3] قَاوَلَ - بَایَعَ - قَوَّلَ - اور تَوَیَّحَ میں واؤ اور یاء سے پہلے حرف صحیح نہیں بلکہ حرف علت ہے -
[4] اِسْتَرْوَحَ - اِسْتَصْوَبَ - مَشْوَرَۃٌ اور مَصْیَدَۃٌ شاذ ہیں -
[5] دیکھیں قاعدہ ۳۳ - نیز اس میں جو ضمہ یائے منقول ہے اس کو کسرہ سے بدلنا اور اس کے بعد واؤ زائد کو حسب قاعدہ ۲۶ یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے - پس اس طرح مَبْیُوْعٌ سے مَبِیْعٌ بن جاتا ہے
بعض اوقات اجوف کے اسم مفعول میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا - اجوف یائی میں اکثر - جیسے مَدْیُوْنٌ - مَعْیُوْبٌ - اور اجوف وادی میں کم جیسے مَصْوُوْغٌ

مندرجہ ذیل پانچ شرطیں ہیں[1] :-
۱ - جس کلمہ میں واؤ یا یاء ہیں وہ ملحق بہ رباعی نہ ہو -
۲ - وہ کلمہ ناقص نہ ہو -
۳ - اس کلمہ کے معنے لون (رنگ) یا عیب کے نہ ہوں -
۴ - وہ کلمہ اسم غیر شبہ فعل یا فعل تعجب نہ ہو
۵ - اس تبدیلی کی وجہ سے کلمہ کسی مشہور فعل کے ساتھ ملتبس نہ ہوتا ہو -

---

[1] اگر یہ شرطیں موجود نہ ہوں تو یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا - مثلاً
۱ - جَهْوَرَ - شَرْیَفَ ملحق بہ دَحْرَجَ (رباعی) ہیں اسلئے یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا -
۲ - یَقْوٰی - یَحْیٰی ناقص ہیں -
۳ - اِسْوَدَّ - اِبْیَضَّ میں رنگ کا مفہوم موجود ہے - اور اِعْوَرَّ - اِعْیَنَّ میں عیب کا مفہوم ہے -
۴ - مِقْوَلٌ - مِبْیَعٌ اسم آلہ - نہ فعل نہ شبہ فعل -
مَا اَقْوَلَهٗ اَقْوِلْ بِهٖ - مَا اَبْیَعَهٗ اَبْیِعْ بِهٖ یہ فعل تعجب ہیں -
۵ - تَصْوِیْرٌ میں اگر یہ قاعدہ استعمال ہو تو حسب قاعدہ ۲۶ و ۳۳ یہ کلمہ تَصِیْرٌ بن جائیگا - اور تَصِیْرٌ مضارع سے ملتبس ہوگا - یہی خرابی تِقْوَالٌ اور تِخْیَالٌ میں یہ قاعدہ استعمال کرنے سے پیدا ہوتی ہے -

٣٧ - جو واو مصدر[1] یا جمع کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد ہو اُسے یا بنانا واجب ہے جبکہ مندرجہ ذیل دو شرطیں موجود ہوں:-

١ - اگر وہ کلمہ مصدر ہے تو اس کے فعل اور اگر جمع ہے تو اس کے واحد میں وہ واو سلامت نہ رہی ہو[2] - یا واحد میں ساکن اور جمع میں ا سے پہلے ہو -

٢ - اسکے لام کلمہ میں تعلیل[3] نہ ہوئی ہو -

قِوَامٌ (مصدر قَامَ) سے قِيَامٌ
قِوَالٌ (جمع قَائِلٌ) سے قِيَالٌ
دِوَمٌ (جمع دِيْمَةٌ) سے دِيَمٌ
حِوَاضٌ (جمع حَوْضٌ) سے حِيَاضٌ
رِوَاضٌ (جمع رَوْضَةٌ) سے رِيَاضٌ

[1] عِوَضٌ نہ مصدر ہے اور نہ جمع - اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا -

[2] جِوَازٌ مصدر جَاوَزَ - عِوَدٌ جمع عَاوِدٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا - کیونکہ فعل اور واحد میں - واو میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی - طِوَالٌ جمع طَوِيْلٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ واحد میں واو ساکن نہیں - حِوَضٌ جمع حَوْضٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ واو کے بعد ا نہیں -

[3] رِوَاءٌ جمع رَيَّانٌ میں بھی یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا - کیونکہ رِوَاءٌ کے لام کلمہ میں حسب قاعدہ ٤٠ تعلیل ہوئی ہے -

٣٨ - واو اور یاء اگر ایک کلمہ یا[1] حکم ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اُن میں سے پہلی[2] ساکن لازم غیر مبدل ہو تو واو کو یاء بنا کر ادغام کرنا واجب ہے - اور اگر اُن سے ماقبل حرف پر ضمہ ہو تو اُسے کسرہ سے بدل دینا بھی واجب ہے - اس قاعدہ کے استعمال کی مندرجہ ذیل تین شرطیں ہیں :-

١ - وہ کلمہ جس میں واو اور

تَوَيْوِلٌ سے تَوَيِّلٌ
سَيْوِدٌ سے سَيِّدٌ
مَرْمُوْيٌ سے مَرْمِيٌّ
مُسْلِمُوْيَ سے مُسْلِمِيَّ

یہ حکم ایک کلمہ کی مثال ہے - کیونکہ مُسْلِمُوْنَ کو یاء متکلم کی طرف مضاف کیا تو نون مفتوحہ حسب قاعدہ گر جائیگا اس طرح مُسْلِمُوْيَ بنے گا - پس اصل میں دو کلمے ہیں لیکن اتصال اضافی کی وجہ سے گویا ایک کلمہ ہیں اسلئے یہاں قاعدہ ٣٨ استعمال ہو گا -

[1] اَبُوْ يَعْقُوْبَ یہ ایک کلمہ نہیں بلکہ دو کلمے ہیں اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا

[2] مَبْيُوْعٌ اور طَوِيْلٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دونوں میں سے پہلی ساکن نہیں + قُوْيَ - حَيْوَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا کیونکہ واو اور یاء کا سکون لازم نہیں بلکہ عارضی ہے - اصل میں یہ قَوِيَ اور حَيِوَ ہیں - حسب قاعدہ کے عین کلمہ کو ساکن کر دیا گیا -
بُوْيِعَ - دِيْوَانٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ ان میں سے پہلا حرف مبدل ہے - بُوْيِعَ - بَايَعَ کی ماضی مجہول ہے - اس لئے یہ واو حسب قاعدہ ١٨ الف سے بدلی ہے - دِيْوَانٌ اصل میں دِوْوَانٌ ہے حسب قاعدہ ٢٦ واو یاء میں بدل گئی ہے -

یلو اکٹھی ہوں۔ ملحق[1] بہ رباعی نہ ہو۔ ۲۔ اَفْعَلُ کے[2] وزن پر اسم نہ ہو۔ ۳۔ یائے تصغیر کے[3] بعد ایسی واوُ نہ ہو جو مکبّر میں متحرک ہے۔	
۳۹۔ جو حرف علت کسی وجہ سے تبدیل یا حذف ہو جب وہ وجہ باقی نہ رہے تو حرف علت واپس اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔	قُلْ سے قُوْلَنَّ (قُلْ اصل میں قُوْلْ تھا۔ واوُ حسب قاعدہ ۳۳ گر گئی اور قُلْ بن گیا پھر جب اسکے ساتھ نون ثقیلہ لگایا تو لام کو حسب قاعدہ ۳۴ فتحہ دیا۔ اب چونکہ لام ساکن نہیں رہا اسلئے واوُ جو التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی تھی واپس آجائیگی۔ پس قُلَنَّ کی بجائے قُوْلَنَّ پڑھیں گے۔ مَوَاعِدُ (مِیْعَدٌ کی جمع ہے)

[1] حَیْوَۃٌ اور ضَیْوَنٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ جَعْفَرٌ (رباعی) کے ساتھ ملحق ہے

[2] اَیْوَمُ (مہینہ کا آخری دن) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اَفْعَلُ کے وزن پر اسم ہے۔

[3] مُقَیْوِلٌ میں یہ قاعدہ وجوباً چسپاں نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کے مکبّر مِقْوَلٌ میں واوُ متحرک ہے۔ اور اس میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔ البتہ جوازاً یہ قاعدہ اس میں استعمال ہوسکتا ہے اور مُقَیِّلٌ پڑھ سکتے ہیں۔

۴۰۔ واوُ اور یاء اگر الف زائد کے بعد کلمہ کے آخر یا حکم آخر[1] میں ہوں تو اس واوُ اور یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔	دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ۔ رِدَایٌ سے رِدَاءٌ سَقَّایَۃٌ سے سَقَّاءَۃٌ[2] (یہ حکماً آخر کی مثال ہے کیونکہ یہ تاءِ تانیث کی ہے)
۴۱۔ جو واوُ لام کلمہ میں کسرہ کے بعد ہو اُسے یاء بنانا واجب ہے۔	دُعِوَ سے دُعِیَ دَاعِوَانِ سے دَاعِیَانِ
۴۲۔ اگر یائے مفتوح بفتحہ غیر اعرابی[3] فعل[4] کے آخر میں کسرہ کے بعد ہو تو کسرہ ماقبل کو فتحہ سے تبدیل کرنا بعض کے نزدیک جائز ہے پھر یاء کو الف بنانا واجب ہے۔	دُعِیَ سے دُعَا رَضِیَ سے رَضَا

[1] حکمِ آخر سے مراد یہ ہے کہ حرفِ علّت کے بعد ایسا حرف ہو جو لازم نہ ہو۔ جیسے تاءِ تانیث یا الف نون زائدہ۔ تائے مصدر لازم ہوتی ہے پس حِکَایَۃٌ، حِلَاوَۃٌ اور سِقَایَۃٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ تاءِ مصدر کی ہے۔

[3] لَنْ یَرْمِیَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ آخری یاء کا فتحہ اعرابی ہے۔ لن ناصبہ کی وجہ سے نصب آئی ہے۔

[4] ھِیَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ فعل نہیں بلکہ اسم ہے۔ منہ

۴۳ - واوٗ اور یائے مضموم یا مکسور لام کلمہ میں ضمہ یا کسرہ کے بعد آئیں اور ہمزہ سے بدل جوازاً نہ ہوں تو اُس واوٗ یا یاء کی حرکت کو گرا دیتے ہیں۔ لیکن اگر ضمہ سے پہلے کسرہ ہو۔ اور اس کے بعد واوٗ ساکنہ ہو تو اس ضمہ کو ماقبل حرف پر منتقل کرنا واجب ہے۔ اسی طرح کسرہ سے پہلے اگر ضمہ اور اس کے بعد یاءِ ساکنہ ہو تو کسرہ کو بھی ماقبل حرف پر منتقل کرنا واجب ہے۔ اس قاعدہ کے استعمال کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس واوٗ اور یاء کو الف میں تبدیل کرنے کا کوئی قاعدہ موجود نہ ہو۔

یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ - واوٗ مضموم لام کلمہ میں ہے اور ضمہ کے بعد ہے اسلئے اس واوٗ کا ضمہ گر جائیگا۔
یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ - یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ
یَرْمِیِیْنَ سے یَرْمِیْنَ -
دَاعِوُوْنَ سے دَاعُوْنَ - اس میں واوٗ مضمومہ سے پہلے کسرہ اور اس کے بعد واوٗ ہے۔ اس لئے واوٗ کے ضمہ کو گرانے کی بجائے ماقبل عین پر منتقل کرینگے اور اس کے بعد قاعدہ ۳۳ کے مطابق پہلی واوٗ گر جائیگی۔ دَاعُوْنَ بن جائیگا۔
یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ - اس میں یاء مضموم سے پہلے کسرہ اور بعد میں واوٗ ہے۔ اسلئے یاء کے ضمہ کو گرانے کی بجائے ماقبل حرف میم کو

---

[1] مُسْتَهْزِیُوْنَ میں یاء ہمزہ سے جوازاً بدلی ہے۔ اصل میں مُسْتَهْزِءُوْنَ ہے دیکھیں قاعدہ ۶۴۔ اس لئے اِس میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہوگا۔
[2] رَضَایِوُ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ اس میں واوٗ حسب قاعدہ ۵۴ الف بن جاتی ہے اور یاء پر کسرہ کی بجائے فتحہ آجاتی ہے۔ اور اسکو رَضَایَا پڑھتے ہیں۔

دینگے۔ پھر حسب قاعدہ ۲۷ یاء واوٗ ہو جائیگی اور پھر قاعدہ ۳۳ کے مطابق یہ واوٗ گرنے سے یَرْمُوْنَ ہو جائے گا۔
تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ - اس میں واوٗ مکسورہ سے پہلے ضمہ اور بعد میں یاء ہے اس لئے واوٗ کے کسرہ کو گرانے کی بجائے ماقبل عین کو دینگے۔ پھر حسب قاعدہ ۲۶ واوٗ - یاء بن جائیگی پھر حسب قاعدہ ۳۳ یہ یاء گرنے سے تَدْعِیْنَ بن جائے گا۔

---

۴۴ - جو واوٗ تیسری جگہ ہو پھر آگے چوتھی یا پانچویں جگہ چلی جائے اور اس کے ماقبل پر فتحہ ہو تو اُس واوٗ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔

یُدْعَوَانِ سے یُدْعَیَانِ - اصل میں واوٗ تیسرے نمبر پر ہے (جیسے دَعَوَ سے ظاہر ہے) اور اسجگہ چوتھے نمبر پر آئی ہے۔ اور ماقبل اس کا مفتوح ہے۔

---

۴۵ - جو جمع ناقص فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو اس کے فاءِ کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔

دَعَوَةٌ (جمع دَاعٍ) سے دُعَاةٌ - حسب قاعدہ ۳۴ واوٗ الف بن گئی - اس طرح دُعَاةٌ پڑھیں گے۔
رَمَیَةٌ (جمع رَامٍ) سے رُمَاةٌ

۴۶ - جو واوٗ لازم[51] اصلی[52] اسم متمکن[53]
کے آخر میں ضمہ کے بعد ہو یا مدّہ زائدہ[54]
کے بعد صیغہ جمع میں ہو یا صیغہ واحد
میں مدّہ زائدہ سے پہلے ایک اور
واوٗ متحرک ہو تو اس واوٗ کو یاء
سے اور ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا
واجب ہے۔

تَلَقُّوٌ (تَلَقِّیْ) سے تَلَقٍّ۔ اس
قاعدہ کے مطابق تَلَقُّوٌ کی واوٗ کو یاء
بنائیں گے اور ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلیں گے
تو تَلَقِّیٌ ہو جائیگا۔ پھر حسب قاعدہ ۴۲
یاء ساکن ہو جائیگی اور قاعدہ ۳۲ کے
مطابق یہ یاء گر جائے گی اسطرح تَلَقٍّ بروزن
تَفَعٍّ ہو جائے گا
اَدْلُوٌ سے اَدْلٍ

[51] صَادُوْنَ میں واوٗ جمع کی ہے اور لازم نہیں ہے۔ اس لئے اس میں یہ
قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔
[52] یعنی ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو۔ جیسے کُفُوٌ اصل میں کُفُوْءٌ ہے۔
دیکھیں قاعدہ ۵۶۔ اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہوگا۔
[53] یعنی اسم معرب ہو۔ اس لئے هُوَ جو مبنی ہے اس پر یہ قاعدہ
استعمال نہیں ہوگا۔
[54] قُوُوٌّ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ واوٗ سے پہلے مدّہ اصلی ہے۔
اس کا وزن فُعْلٌ ہے۔ اس میں ادغام ہوگا اور قُوٌّ پڑھیں گے۔
مَدْعُوْوٌ مفرد ہے جمع نہیں اس لئے یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ بلکہ
حسب قاعدہ ۶۹ ادغام کرکے۔ مَدْعُوٌّ پڑھیں گے۔ البتہ جوازاً مَدْعِیٌّ

دُعُوْوٌ (جمع دَاعٍ) سے دُعِیٌّ۔
دُعُوْوٌ میں واوٗ سے پہلے مدّہ زائدہ ہے اس لئے
اس قاعدہ کے مطابق واوٗ۔ یاء ہو جائیگی۔
دُعُوْیٌ بن جائیگا۔ پھر حسب قاعدہ ۴۸
پہلی واوٗ۔ یاء بن جائیگی اور اس کا ماقبل
حسب قاعدہ ۴۷ مکسور ہو جائیگا۔ اس
طرح دُعِیٌّ بنے گا۔
مَقْوُوْوٌ سے مَقْوِیٌّ (یہ مفرد کی مثال ہے)

۴۷ - ہر یاء مشدّد یا مخفّف
اگر اسم متمکن کے آخر میں ضمہ کے بعد
ہو تو ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا
واجب ہے۔
لیکن اگر حرف مضموم کلمہ کے
شروع میں ہے تو اس کے ضمہ کو
کسرہ سے بدلنا جائز ہے۔
اسی طرح اگر یاء مشدّد سے
پہلے دو حرف مضموم ہوں تو پہلے حرف
کے ضمہ کو بھی کسرہ سے بدلنا جائز ہے۔

مَرْمُیٌّ (مَرْمُوْیٌ بروزن مَفْعُوْلٌ) سے مَرْمِیٌّ
تَمَنُّیٌ سے تَمَنٍّ
طُیٌّ سے طِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔
دُعُیٌّ سے دُعِیٌّ پڑھنا تو واجب ہے
لیکن اس کے پہلے حرف دال کو کسرہ
دینا اور دِعِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

۴۸ - جو یاء جمع مفاعِل کے آخر میں ہو اسے بحالتِ رفع وجر حذف کر کے اس کے عوض تنوین لانا واجب ہے -	دَوَاعِیُ[1] سے دَوَاعٍ مَرَامِیُ سے مَرَامٍ
۴۹ - جو یاء شدّہ مفاعِیل کے آخر میں آئے تو پہلی یاء کو حذف کرنا جائز ہے - پھر دوسری یاء میں قاعدہ ۴۸ جاری ہوگا -	مَرَامِیُّ (بروزن مفاعیل) سے مَرَامِیُ پھر حسب قاعدہ ۴۸ مَرَامٍ بن جائے گا -
۵۰ - جو حرف علّت اصلی[2] فعل مضارع کے آخر میں ہو عامل جازمہ لانے یا امر حاضر معلوم بنانے کے وقت وہ حرف علّت گر جاتا ہے -	یَدْعُوْ سے تَدْعُ - یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ تَدْعُوْ سے اُدْعُ - تَرْمِیْ سے اِرْمِ

[1] یاء کو حسب قاعدہ ۴۸ حذف کیا اور اس کے عوض میں تنوین لائے - دَوَاعٍ ہو گیا - یاد رہے کہ دَوَاعِیُ اصل میں دَوَاعِوُ ہے حسب قاعدہ ۵۵ واؤ یاء بن گئی ہے -

[2] یعنی ہمزہ سے نہ بدلا ہوا ہو - جیسے یَبْؤُوُ اصل میں یَبْءُوُ ہے - حسب قاعدہ ۵۶ ہمزہ واؤ بن گیا -

۵۱ - فُعْلٰی اسمی[1] کے لام کلمہ میں اگر واؤ ہو تو اُسے یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے - اور اگر فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں یاء ہو تو اُسے واؤ میں بدلنا واجب ہے -	دُنْوَیٰ سے دُنْیَا - عُلْوٰی سے عُلْیَا دَقْیٰ سے دَقْوٰی اور پھر یہ تَقْوٰی بن جائے گا -
۵۲ - اگر یاء فعل[2] کے آخر میں ضمہ کے بعد ہو تو وہ یاء - واؤ بن جاتی ہے -	رَمُیَ سے رَمُوَ
۵۳ - تاء تانیث یا الف نون فَعُلَانِ سے پہلے یاء ہو اور اسکے ماقبل واؤ مضموم ہو تو ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے - اور اگر واؤ کی بجائے کوئی اور حرف مضموم ہو تو یاء کو واؤ بنانا واجب ہے -	طَوُیَةٌ سے طَوِیَةٌ طَوُیَانِ سے طَوِیَانِ نَهُیَةٌ سے نَهُوَةٌ (یاء واؤ بن گئی ہے) نَهُیَانِ سے نَهُوَانِ

[1] یعنی فُعْلٰی اصفتی (صفت مشبہ نہ ہو - جیسے غُزْوٰی فُعْلٰی صفتی جیسے صَدْیٰ -

[2] رَحُمَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا کیونکہ یہ اسم ہے -

۵۴ - جو ہمزہ الف مفاعل کے بعد اور یاء سے پہلے ہو اُسے یاءِ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ مفرد میں یاء سے پہلے ہمزہ نہ ہو۔

اگر مفرد میں الف کے بعد چوتھی جگہ واؤ ہو جو جمع میں ہمزہ بن گئی ہو تو اس ہمزہ کو واؤِ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے۔ مگر شاوٍ[1] کی جمع اشاوِیُ اور ھَدِیَّۃٌ کی جمع ھَدَاوِیُ شاذ ہے۔

رَغَائِیُ (رَغِیَّۃٌ) سے رَغَائِیُ - پھر حسب قاعدہ ۳۲ آخری یاء الف بن گیا اور اس طرح رَغَایَا ہو گیا۔

خَطَائِیُ سے خَطَایَا

اَدَاوِیُ (جمع اِدَاوَۃٌ) سے اَدَاوٰی

چونکہ اس کے مفرد اِدَاوَۃٌ میں واؤ چوتھی جگہ ہے اور جمع میں حسب قاعدہ ۲۱ واؤ ہمزہ بن گئی ہے اس لئے اب اس قاعدہ کے مطابق یہ ہمزہ واؤ مفتوحہ بن جائے گا۔

ل شَوَائِیُ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے مفرد شَائِیَۃٌ میں یاء سے پہلے ہمزہ ہے۔ پس شَوَائِیُ میں حسب قاعدہ ۴۸ آخری یاء حذف ہو جائے گی اور اس کے عوض تنوین لائیں گے۔ اور شَوَاءٍ پڑھیں گے۔

۲ شَاوٍ مفرد میں واؤ تیسری جگہ ہے اس کے باوجود اس کی جمع اشاوِیُ میں ہمزہ کو واؤِ مفتوحہ سے بدلنا اور اَشَاوٰی پڑھنا شاذ ہے۔
اسی طرح ھَدِیَّۃٌ میں تیسری جگہ یاء ہے لیکن اس کے باوجود ھَدَائِیُ میں ہمزہ کو واؤِ مفتوحہ سے بدل کر ھَدَاوٰی پڑھنا خلافِ قاعدہ ہے۔

۵۵ - ایک کلمہ[1] میں تین یاء جمع ہوں تو تیسری کو نَسْیًا مَنْسِیًّا حذف کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ پہلی دوسری میں[2] مدغم ہو۔ اور تیسری لام کلمہ میں ہو۔ اور وہ کلمہ فعل یا جاری مجریٰ[3] فعل نہ ہو۔

دُحَیْیِیٌ سے دُحَیٌّ - دُحَیْیِیٌ اصل میں دُحَیْوِیٌ ہے۔ حسب قاعدہ ۴۱ آخری واؤ یاء ہو گئی - دُحَیْیِیٌ ہو گیا۔ پھر حسب قاعدہ ۶۷ پہلی یاء دوسری میں ادغام ہو گئی - تو دُحَیِّیٌ ہو گیا۔
اب اس قاعدہ کے مطابق آخری یا کو حذف کر دیا تو دُحَیٌّ بن گیا۔

ل حَیِّیْ یَعْقُوْبَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا۔ کیونکہ تینوں یاء ایک کلمہ میں نہیں ہیں۔

۲ مُحَایِیٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا کیونکہ پہلی یاء مدغم نہیں ہے۔

۳ حُیِّیَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ یہ فعل ہے۔ اور مُحَیِّیٌ میں بھی یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ یہ جاری مجریٰ فعل (شبہ فعل) ہے۔

نَسْیًا مَنْسِیًّا کے معنے ہیں گویا یوں سمجھ لیا جائے کہ وہ یاء تھی ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے آخر میں اعراب آتا ہے جیسے دُحَیِّیٌ کی آخری یاء اس قاعدہ کے مطابق حذف ہوئی تو اس سے پہلے یاء کے کسرہ کو قائم نہیں رکھا گیا بلکہ یوں سمجھا گیا کہ یہی آخری حرف ہے اور اس پر اعراب لایا گیا۔ دُحَیٌّ پڑھا۔

اگر محذوف معنوی (یعنی نیت میں) ہو تو پھر آخری حرف کو اصلی حالت پر قائم رکھتے ہیں جیسے کہ رَامِیٌ میں یا حسب قاعدہ ۳۳ و ۳۴ حذف ہوگی تو رامٍ پڑھتے ہیں۔ اور م کے کسرہ کو قائم رکھتے ہیں۔ رامٌ یا رامًا نہیں پڑھتے۔

قواعد مہموز

۵۶ - ہمزہ متحرک اور اس کا ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے -

اِلْتِئَامٌ سے اِلْتِيَامٌ
قَارِئٌ سے قَارِيٌ
كُفُوْءٌ سے كُفُوٌ

۵۷ - ہمزہ ساکن مظہر کے ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک اسی کلمہ میں ہو اور اس ہمزہ ساکن کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو[۱] - تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا واجب ہے لیکن اُؤْكُلْ سے كُلْ پڑھنا - اُؤْخُذْ سے خُذْ اُؤْمُرْ سے مُرْ پڑھنا اور اس قاعدہ کو استعمال نہ کرنا شاذ ہے -

أَأْمَنَ سے آمَنَ
أُؤْمِنُ سے أُوْمِنُ
إِئْمَانٌ سے إِيْمَانٌ

[۱] اَئْمِمَةٌ میں ہمزہ کو حرکت دینے کا سبب موجود ہے - کیونکہ اَئْمِمَةٌ میں بقاعدہ ادغام ۶۹ پہلی م کی حرکت کو نقل کر کے ہمزہ کو دیتے ہیں - اور م کو م میں ادغام کر کے اَئِمَّةٌ پڑھتے ہیں - لہٰذا اس میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہوگا + أَءْوُسٌ سے أَءْؤُسٌ - أَءْيُدٌ سے أَءْيِدٌ میں حسب قاعدہ ۳۶ واؤ اور یاء کی حرکت ہمزہ ماقبل کو دی گئی -

۵۸ - ہمزہ ساکن ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو لیکن وہ ہمزہ نہ ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے -

رَأْسٌ سے رَاسٌ
بُؤْسٌ سے بُوْسٌ
ذِئْبٌ سے ذِيْبٌ
أَلَّذِيْ اؤْتُمِنَ سے أَلَّذِيْ تُمِنَ

۵۹ - ہمزہ مفتوح سے ماقبل کوئی حرف مضموم یا مکسور ہو - یا ہمزہ مضموم یا مکسور دوسرے کلمہ میں ہو تو ہمزہ مفتوح کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے -

جُؤَنٌ سے جُوَنٌ - مِئَرٌ سے مِيَرٌ
غُلَامُ أَحْمَدَ سے غُلَامُ وَحْمَدَ
أَرْسَلْتُ إِلَى غُلَامِ أَحْمَدَ سے أَرْسَلْتُ إِلَى غُلَامِ يَحْمَدَ
هٰذَا الْمَرْءُ أَمِيْنٌ سے هٰذَا الْمَرْءُ وَمِيْنٌ
أَرْسَلْتُ إِلَى الْمَرْءِ أَمِيْنِ الْبَلَدِ سے
أَرْسَلْتُ إِلَى الْمَرْءِ يَمِيْنِ الْبَلَدِ پڑھنا جائز ہے -

۶۰ - دو ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں اکٹھے ہوں - اگر ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو یاء سے ورنہ واؤ سے بدلنا واجب ہے لیکن أَئِمَّةٌ میں ہمزہ کو یاء بنانا جائز ہے - أُأَكْرِمُ (باب افعال) میں دوسرے ہمزہ کو حذف کر کے أُكْرِمُ پڑھنا واجب ہے

جَاءِئٌ سے جَاءِيٌ پھر یہ حسب قاعدہ ۴۳ و ۳۳ جَاءٍ بن جائیگا -
أُءَيْبٌ سے أُيَيْبٌ
أَءَادِمُ سے أَوَادِمُ
أُءَيْدِمُ سے أُوَيْدِمُ

قواعد مہموز

۵۶ - ہمزہ متحرک اور اس کا ماقبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے -	اِلْتَأَمَ سے اِلْتَامَ قَارِءٌ سے قَارِيٌ كُفُوْءٌ سے كُفُوٌ
۵۷ - ہمزہ ساکن مظہر کے ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک اسی کلمہ میں ہو اور اس ہمزہ ساکن کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو - تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا واجب ہے لیکن اُءْكُلْ سے كُلْ پڑھنا - اُءْخُذْ سے خُذْ اُءْمُرْ سے مُرْ پڑھنا اور اس قاعدہ کو استعمال نہ کرنا شاذ ہے -	أَأْمَنَ سے آمَنَ اُءْمِنُ سے اُوْمِنُ اِءْمَانٌ سے اِيْمَانٌ

۵۷ اَئْمِمَةٌ میں ہمزہ کو حرکت دینے کا سبب موجود ہے - کیونکہ اَئْمِمَةٌ میں بقاعدہ ادغام ۶۹ پہلی م کی حرکت کو نقل کر کے ہمزہ کو دیتے ہیں - اور م کو م میں ادغام کر کے اَئِمَّةٌ پڑھتے ہیں - لہذا اس میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہوگا + أَءْوُدُمٌ سے اَءْدُمٌ - أَءْيِدُ سے اَئِيدُ میں حسب قاعدہ ۳۶ واؤ اور یاء کی حرکت ہمزہ ماقبل کو دی گئی -

۵۸ - ہمزہ ساکن ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو لیکن وہ ہمزہ نہ ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے -	رَأْسٌ سے رَاسٌ بُؤْسٌ سے بُوْسٌ ذِئْبٌ سے ذِيْبٌ اَلَّذِى اؤْتُمِنَ سے اَلَّذِي تُمِنَ
۵۹ - ہمزہ مفتوح سے ماقبل کوئی حرف مضموم یا مکسور ہو - یا ہمزہ مضموم یا مکسور دوسرے کلمہ میں ہو تو ہمزہ مفتوح کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے -	جُؤَنٌ سے جُوَنٌ - مِئَرٌ سے مِيَرٌ غُلَامُ اَحْمَدَ سے غُلَامُ وَحْمَدَ اَرْسَلْتُ اِلَى غُلَامِ اَحْمَدَ سے اَرْسَلْتُ اِلَى غُلَامِ يَحْمَدَ هٰذَا الْمَرْءُ اَمِيْنٌ سے هٰذَا الْمَرْءُ وَمِيْنٌ اَرْسَلْتُ اِلَى الْمَرْءِ اَمِيْنِ الْبَلَدِ سے اَرْسَلْتُ اِلَى الْمَرْءِ يَمِيْنِ الْبَلَدِ پڑھنا جائز ہے -
۶۰ - دو ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں اکٹھے ہوں - اگر ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو یاء سے ورنہ واؤ سے بدلنا واجب ہے لیکن اَئِمَّةٌ میں ہمزہ کو یاء بنانا جائز ہے - اُءَكْرِمُ (باب افعال) میں دوسرے ہمزہ کو حذف کر کے اُكْرِمُ پڑھنا واجب	جَاءِءٌ سے جَاءِيٌ پھر یہ حسب قاعدہ ۴۳ و ۳۳ جَاءٍ بن جائیگا - اُءَيْبُ سے اُوَيْبُ اَءَادِمُ سے اَوَادِمُ اُءَيْدِمٌ سے اُوَيْدِمٌ

اُءَخِذٌ (ملحق بہ اُدَحْرِجٌ) میں ہمزہ کو قائم رکھنا اور واؤ سے نہ بدلنا شاذ ہے۔	
۶۱ - ہمزہ متحرک ہو اور اسکے ماقبل حرف ساکن مظہر قابلِ حرکت[1] ہو - سوائے یائے تصغیر[2] - نونِ انفعال اور مدہ زائدہ کے تو اس ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دینا جائز ہے - اور اس کے بعد اس ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے۔	اِسْئَلْ سے سَلْ یَسْأَلُ سے یَسَلُ قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ یَرْءَیٰ سے یَرَیٰ - اَرْءَیٰ سے اَرَیٰ یُرْءِیْ - سے یُرِیْ اور انکی تمام گردانوں میں اس قاعدہ کو وجوباً استعمال کرنا شاذ ہے
۶۲ - ہمزہ یائے تصغیر یا واؤ	

ل[1] قَائِلٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا - کیونکہ ہمزہ سے پہلے الف قابلِ حرکت ہے۔

[2] اُفَیْئِسٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا کیونکہ اس سے پہلے یائے تصغیر ہے۔

[3] اِنْئَمَرَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا کیونکہ ہمزہ سے پہلے نون انفعال ہے
خَطِیْئَةٌ - مَقْرُوْءَةٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا کیونکہ ہمزہ سے پہلے مدہ زائدہ ہے

اور یاء مدہ زائدہ غیر الحاقی کے بعد اسی کلمہ[1] میں ہو - تو اس ہمزہ کو ماقبل حرفِ علت کے مطابق بدلنا جائز ہے اور بعدہٗ ادغام واجب ہے۔	اُفَیْئِسٌ سے اُفَیِّسٌ مَقْرُوْءَةٌ سے مَقْرُوَّةٌ خَطِیْئَةٌ سے خَطِیَّةٌ
۶۳ - دو ہمزہ غیر موضوع علی التضعیف[3] لام کلمہ میں جمع ہوں تو دوسرے کو ی سے بدلنا واجب ہے۔	قَرْءَءٌ (ملحق بہ جَعْفَر) سے قَرْءَیٌ اس کے بعد حسب قاعدہ ۳۲ یاء الف بن کر قَرْءَیٰ ہو گیا - قِرْءِءٌ سے قِرْءِیٌ
۶۴ - ہمزہ منفرد مکسور ضمہ	

[1] حُوْءَبٌ (ملحق بہ قُرْطَبٌ)، جَیْئَلٌ (ملحق بہ قِرْدَدٌ) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا - کیونکہ اس میں واؤ اور یاء الحاقی ہیں + یَرْءُوْدٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا کیونکہ واؤ مدہ تو ہے لیکن زائدہ نہیں بلکہ اصلی ہے -

[2] بَاءُوْا اٰمَنُوا الْهَمْ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا - کیونکہ مدہ زائدہ اسی کلمہ میں نہیں بلکہ بَاءُوْا الگ کلمہ ہے اور اٰمَنُوا الْهَمْ الگ -

[3] مَسَآلَّ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہو گا - کیونکہ ہمزہ موضوع علی التضعیف (وضعاً مشدد) ہے -

کے بعد واوٗ اور مضموم کسرہ کے بعد یاء ہوجاتا ہے ۔ جوازاً (بعض کے نزدیک)	سُئِلَ سے سُوِلَ مُسْتَهْزِءُوْنَ سے مُسْتَهْزِيُوْنَ
۶۵ - ہمزہ وصلی مفتوحہ سے پہلے اگر ہمزہ استفہام آئے تو ہمزہ وصلی کو الف سے بدلنا واجب ہے	أَاللّٰهُ سے آللّٰهُ - جیسے قرآن کریم میں آتا ہے ۔ آللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ - آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ مِنْ قَبْلُ میں أَالْئٰنَ تھا ۔ اَالْحَسَنُ میں آلْحَسَنُ دیکھیں قاعدہ ۳۳

قواعد ادغام

۶۶ - ایک جنس کے دو حرف ثلاثی مجرد یا رباعی کے شروع میں ہوں تو ادغام جائز نہیں ۔ اور اگر ثلاثی مزید کے شروع میں ہوں ۔ تو ادغام جائز ہے ۔ لیکن مضارع میں اسی صورت میں جائز ہے جب کہ ادغام کی وجہ سے ہمزہ وصلی لانے کی ضرورت نہ پڑے ۔	دَدَنٌ - بَبَرٌ - تَتَدَحْرَجَ میں ادغام جائز نہیں ۔ تَتَارَكَ (ثلاثی مزید) سے اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہے ۔ تَتَضَارَبُ میں ادغام جائز نہیں ۔ کیونکہ ادغام کی صورت میں ہمزہ وصلی لانا پڑتا ہے ۔ لیکن فَتَتَضَارَبُ میں فَتَّضَارَبُ جائز ہے ۔

۶۷ - ایک جنس کے دو حرف اگر کلمہ کے شروع میں نہ ہوں اور اُن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام واجب ہے ۔ جبکہ مندرجہ ذیل شرائط ۱ موجود ہوں :- ۱ - متجانسین دو ہمزے نہ ہوں (قِرَاءٌ) ۲ - ان میں سے پہلا حرف ہائے وقف نہ ہو (اُغْزُهْ هِلَالًا) ۳ - ان میں سے پہلا حرف واوٗ یا یائے مدہ جوازاً بدلا ہوا نہ ہو (رِئْيًا) ۴ - ان میں سے پہلا حرف یائے مدہ آخر کلمہ میں نہ ہو - (فِيْ يَوْمٍ)	مَدْدٌ سے مَدٌّ مَرْرَةٌ سے مَرَّةٌ

ف (۱) قِرَاءٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دونوں ہمزہ ہیں اس میں قاعدہ ۶۳ استعمال ہوگا ۔

(۲) اُغْزُهْ هِلَالًا میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ اس میں پہلا حرف ہائے وقف ہے

(۳) رِيًّا میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ پہلی یاء ہمزہ سے جوازاً بدلی ہوئی ہے ۔ اصل میں رِئْيًا تھا ۔

(۴) فِيْ يَوْمٍ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا ۔ کیونکہ پہلا حرف (یاء) مدہ کلمہ کے آخر میں ہے ۔

(باقی دیکھو صفحہ ۹۰ پر)

(۵) ادغام باعث التباس نہ ہو۔
(قُوْوِلَ)

۶۸ ۔ اگر ایک جنس کے دو حرف اکٹھے اور متحرک ہوں تو ادغام واجب ہے ۔ جب کہ مندرجہ ذیل شرطیں[1] موجود ہوں:—

(۱) پہلا ہم جنس حرف مدغم فیہ نہ ہو ۔ (حَبَبَبَ)

(۲) دوسرے ہم جنس حرف پر حرکت عارضی نہ ہو (اُرْدُدِ الْقَوْمَ)

مَدَدَ سے مَدَّ پہلی د کو ساکن کرکے دوسری میں ادغام کریں گے ۔
فَرَرَ سے فَرَّ

بقیہ صفحہ ۸۹ | (۵) قُوْوِلَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ اس قاعدہ کے مطابق اگر ادغام کریں تو قُوِّلَ بن جائیگا اور اس کا اشتباہ قُوِّلَ بوزن کُرِّمَ سے ہوگا۔ حالانکہ قُوِّلَ باب تفعیل کی ماضی مجہول ہے اور قُوْوِلَ باب مفاعلہ کی ماضی مجہول۔

[1] (۱) حَبَبَبَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ آخر میں دو باء ہیں جن سے پہلی باء مدغم فیہ ہے۔

(۲) اُرْدُدِ الْقَوْمَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ دوسری دال کی حرکت عارضی ہے (دیکھیں قاعدہ ۴۳) البتہ اس میں ادغام جائز ہے اس صورت میں رُدِّ الْقَوْمَ پڑھیں گے۔

(باقی صفحہ ۹۱ پر)

(۳) متجانسین میں سے کوئی زائد برائے الحاق نہ ہو (جَلْبَبَ)

(۴) متجانسین میں سے کوئی تاء افتعال نہ ہو۔ (اِقْتَتَلَ)

(۵) متجانسین میں سے کوئی تعلیل کا مقتضی نہ ہو۔ (قَوِوَ)

(۶) دونوں متجانسین یا نہ ہوں (حَیِیَ)

بقیہ صفحہ ۹۰ | (۳) جَلْبَبَ۔ شَمْلَلَ (ملحق بہ دَحْرَجَ) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ دوسری باء اور دوسرا لام الحاق کے لئے ہے۔

(۴) اِقْتَتَلَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ پہلی تا باب افتعال کی ہے اس میں ادغام جائز ہے۔ اس صورت میں قِتَّلَ پڑھیں گے۔

(۵) قَوِوَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دوسری واو تعلیل کی مقتضی ہے۔ یہ واو یاء بن جائیگی۔ (دیکھیں قاعدہ ۴۱)

(۶) حَیِیَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دونوں متجانسین یاء ہیں۔ البتہ ادغام جائز ہے۔ حُیَیَانِ اور مُحَیِّیَۃٌ میں بھی ادغام جائز نہیں۔

(باقی صفحہ ۹۲ پر)

عہ اگر دوسری یاء کی حرکت عامل ناصب کی وجہ سے ہو یا اس کے بعد الف نون زائد یا علامت تانیث ہو تو ادغام منع ہے۔

(۷) دونوں متجانسین واو باب اِفْعِلَال کے لام کلمہ میں نہ ہوں۔ (اِدْعَوَدَ)

(۸) دونوں متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں۔ مَنَاسِكَكُمْ)

(۹) وہ متجانسین اسم کے اِن اوزان میں سے کسی وزن پر نہ ہوں:۔
فَعَلٌ ـ فِعِلٌ ـ فُعُلٌ ـ فِعَلٌ ـ فُعَلٌ
(سَبَبٌ) (رِدِدٌ) (سُرُرٌ) (عِلَلٌ) (دُرَرٌ)

بقیہ ص ۹۱ (۷) اِدْعَوَوَ (بروزن اِفْعَلَلَ) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دونوں واؤ افعلال کے لام کلمہ میں ہیں۔ اس میں آخری واؤ یاء بن کر الف ہو جائے گی۔ (دیکھیں قاعدہ ۴۲ و ۳۲)

(۸) مَكَّنَنِيْ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دو متجانسین دو کلموں میں ہیں۔ اصل میں مَكَّنَ الگ کلمہ ہے اور نِیْ الگ کلمہ۔ البتہ اس میں ادغام جائز ہے۔ اس طرح مَكَّنِّیْ پڑھ سکتے ہیں۔

مَنَاسِكَكُمْ میں مَنَاسِكُّمْ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جُعِلَتَا دَهْرًا سے جُعِلَتَّا ھرًا پڑھ سکتے ہیں لیکن قَرَأْ آيَاتٍ۔ قَبِيْدُ دَهْرٍ میں ادغام جائز ہی نہیں۔

(۹) سَبَبٌ (بروزن فَعَلٌ)۔ رِدِدٌ (بروزن فِعِلٌ)۔ سُرُرٌ (بروزن فُعُلٌ) عِلَلٌ (بروزن فِعَلٌ) دُرَرٌ (بروزن فُعَلٌ) میں شرط ۹ کے مطابق یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

۶۹۔ اگر دو متجانسین متحرک کا ماقبل متحرک یا لین زائدہ ہو تو ادغام کے وقت پہلے متجانسین کی حرکت حذف کرتے ہیں۔ ورنہ ماقبل کی طرف حرکت منتقل کرنا واجب ہے۔

مَدَدَ سے مَدَّ اس میں پہلی دَ کی حرکت کو حذف کرکے دوسری دَ میں ادغام کیا۔
بُوْتِرُرٌ سے بُوْتِرٌّ اس میں بھی پہلی راء کی حرکت کو گرا دیں گے۔
يَمْدُدُ سے يَمُدُّ اس میں پہلی د کی حرکت نقل کرکے ماقبل م کو دیں گے اور پھر ادغام کریں گے۔
يَفْرِرُ سے يَفِرُّ میں بھی یہی صورت ہے۔

۷۰۔ دو حرف متجانسین اگر ایک کلمہ میں ہوں ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ادغام جائز نہیں۔ لیکن اگر دوسرے کا سکون عامل جازمہ یا امر حاضر معلوم بنانے کی وجہ سے ہو تو ادغام جائز

مَدَدْنَ ـ فَرَرْنَ ـ اِحْمَرَرْنَ میں ادغام جائز نہیں۔
لَمْ يَحْمَرِرْ سے لَمْ يَحْمَرِّ (بصورت ادغام دونوں حرکتیں جائز ہیں)
اِحْمَرِرْ سے اِحْمَرِّ + لَمْ يَمْدُدْ سے لَمْ يَمُدَّ (تینوں حرکتیں جائز ہیں)

ا؎ کبھی کبھی حرکت کو حذف کرنے کی بجائے ماقبل کی طرف منتقل بھی کر دیتے ہیں۔ جیسے سُرَادِدَ میں پہلی دَ کی حرکت نقل کرکے سا کو دے کر سِرَادٌّ پڑھا جاتا ہے۔

ہے[1] - فعل تعجب میں بھی بعض کے نزدیک ادغام جائز ہے -

۱۷ - جو اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو - اس کے دو متجانسین حرفوں میں سے پہلے حرف کو یاء سے بدلنا واجب ہے - لیکن مصدر میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا -

دِنَّارٌ (بروزن فِعَّالٌ) سے دِیْنَارٌ
قِرَّاطٌ ″ ″ قِیْرَاطٌ
شِرَّازٌ ″ ″ شِیْرَازٌ

کِذَّابٌ چونکہ مصدر ہے اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا -

[1] ادغام کی صورت یہ ہوگی تَمْرِیَمْدُدْ میں پہلی د کی حرکت کو حسب قاعدہ ۶۹ ادغام کے لئے حرف ماقبل کو دینگے - اب دو ساکن جمع ہیں حسب قاعدہ ۳۳ دوسری دؔ ساکن کو حرکت دی جائیگی - یہ حرکت ضمہ - فتحہ - کسرہ تینوں ہوسکتی ہیں - تَمْرِیَمُدَّ - تَمْرِیَمُدِّ - تَمْرِیَمُدُّ لیکن اگر ماقبل مفتوح یا مکسور ہو - تو پھر ضمہ جائز نہیں جیسے تَمْ یَحْمَرِّ صرف دو صورتیں جائز ہیں -

مسائل متفرقہ

۱ - الحاق :-

اس کے معنے یہ ہیں کہ ثلاثی میں کوئی حرف اس لئے بڑھایا جائے تاکہ اس کی شکل کسی کلمہ رُباعی یا خماسی کی طرح ہو جائے - یہ زیادتی لفظی مشابہت اور ضرورت شعری کی وجہ سے کی جاتی ہے - جیسے جَلَبَ میں ایک باء بڑھا کر جَلْبَبَ (ملحق بہ دَحْرَجَ) پڑھنا -

قَعَسَ (سینہ آگے کو نکالا اور پیچھے ہٹا) اس میں نون اور س زیادہ کرکے اِقْعَنْسَسَ (ملحق با اِحْرَنْجَمَ) پڑھنا -

کَثَرَ میں واو زیادہ کرکے کَوْثَرَ (ملحق بہ جَعْفَرٌ) پڑھنا -

۲ - قلب مکانی :-

قلب مکانی کے معنے یہ ہیں کہ کلمے کے اصلی حرفوں کو آگے پیچھے کر دینا وزن میں بھی حرف اسی طرح تبدیل ہو جائیں گے - جیسے یَئِسَ سے اَیِسَ - اس میں ہمزہ کو یاء سے پہلے لایا گیا - اب اس کا وزن عَفِلَ یعنی عین کلمہ فاء سے پہلے ہے - وَاحِدٌ سے حَادِیٌ اس میں واو آخر میں چلی گئی ہے - اور الف حاء کے بعد آگئی ہے - اب اس کا وزن عَالِفٌ ہے - اس میں عین کلمہ پہلے آگیا ہے - اور فاء کلمہ آخر میں چلا گیا - پس اصل میں یہ حَادِوٌ ہے پھر حسب قاعدہ ۴۱ و ۴۳ اور ۳۳ اس میں تعلیل ہوگی

اور حَادٍ بن جائیگا۔

اِضْمَحَلَّ سے اِمْضَحَلَّ میں ف کے بعد کا م۔ ف سے پہلے آگیا ہے۔ اب اس کا وزن اِفْعَلَلَّ ہوگا کیونکہ عین کلمہ فاء کلمہ سے پہلے آگیا۔

آرَامٌ جمع رِءْمٌ (سفید رنگ کا ہرن) اس میں راء کے بعد کے ہمزہ کو راء سے پہلے لائے۔ اس طرح یہ اَءْرَامٌ ہوگا۔ پھر دوسرا ہمزہ حسب قاعدہ ۵۷ ا بن گیا۔ اور آرَامٌ ہوا۔

ابواب ثلاثی مجرد:۔

ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں۔ ان کا نام ماضی اور مضارع کا پہلا صیغہ ملا کر رکھا جاتا ہے جیسے باب نَصَرَ یَنْصُرُ۔ باب عَلِمَ یَعْلَمُ اور باب فَعَلَ یَفْعَلُ ہیں۔

ان چھ ابواب کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ

۲۔ فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ

۳۔ فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے عَلِمَ یَعْلَمُ

۴۔ فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے فَتَحَ یَفْتَحُ

۵۔ فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ

۶۔ فَعُلَ یَفْعُلُ جیسے کَرُمَ یَکْرُمُ

نوٹ:۔ ان ابواب کی پوری گردانوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔

ابواب ثلاثی مزید:۔

ان ابواب کے نام مصدر کے وزن پر ہوتے ہیں جیسے اِکْرَامٌ باب اِفْعَال ہے۔ تَکْرِیْمٌ باب تَفْعِیل ہے۔ ثلاثی مزید کے بارہ[1] ابواب ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	مصدر	ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کیفیت
۱	اِفْعَال	اِکْرَامٌ	اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اَکْرِمْ	مُکْرِمٌ	مُکْرَمٌ	اس میں ایک حرف ہمزہ زائد ہے
۲	تَفْعِیل	تَکْرِیْمٌ	کَرَّمَ	یُکَرِّمُ	کَرِّمْ	مُکَرِّمٌ	مُکَرَّمٌ	اس میں ایک حرف زائد یعنی عین کلمہ مکرر و مشدد ہے۔
۳	مُفَاعَلَہ	مُقَاتَلَۃٌ	قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	اس میں ا زائد ہے۔
۴	تَفَعُّل	تَقَبُّلٌ	تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	اس میں دو حرف زائد ہیں۔ ت اور عین کلمہ مکرر و مشدد ہے
۵	تفاعل	تَقَابُلٌ	تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	اس میں دو حرف ت او را زائد ہیں
۶	اِفْتِعَال	اِکْتِسَابٌ	اِکْتَسَبَ	یَکْتَسِبُ	اِکْتَسِبْ	مُکْتَسِبٌ	مُکْتَسَبٌ	اس میں دو حرف ہمزہ اور تاء زائد ہیں
۷	اِنْفِعَال	اِنْقِلَابٌ	اِنْقَلَبَ	یَنْقَلِبُ	اِنْقَلِبْ	مُنْقَلِبٌ		اس میں دو حرف ہمزہ اور نون زائد ہیں
۸	اِفْعِلَال	اِحْمِرَارٌ	اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمَرِرْ[1] اِحْمَرَّ	مُحْمَرٌّ[2]		اس میں دو حرف زائد ہیں۔ ہمزہ اور لام کلمہ مکرر ہے

[1] دیکھیں قاعدہ ۲۰ ۔ [2] دیکھیں قاعدہ ۶۸ و ۶۹

نمبر شمار	نام باب	مصدر	ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کیفیت
۹	اِسْتِفْعَال	اِسْتِغْفَارٌ	اِسْتَغْفَرَ	یَسْتَغْفِرُ	اِسْتَغْفِرْ	مُسْتَغْفِرٌ	مُسْتَغْفَرٌ	اس میں ہمزہ س اور ت تین حرف زائد ہیں
۱۰	اِفْعِیْلَال	اِحْمِیْرَارٌ	اِحْمَارَّ	یَحْمَارُّ	اِحْمَارِرْ	مُحْمَارٌّ	یہ لازم ہے اس لئے اسم مفعول نہیں آتا	اس میں تین حرف زائد ہیں ہمزہ۔ ی اور ایک لام کلمہ مکرر
۱۱	اِفْعِیْعَال	اِخْشِیْشَانٌ	اِخْشَوْشَنَ	یَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشِنْ	مُخْشَوْشِنٌ	—	اس میں تین حرف زائد ہیں ہمزہ۔ واؤ اور عین کلمہ مکرر
۱۲	اِفْعِوَّال	اِجْلِوَّاذٌ	اِجْلَوَّذَ	یَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ	مُجْلَوِّذٌ	—	اس میں تین حرف زائد ہیں ہمزہ اور دو واؤ کلمہ مشدد

ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ :-

نمبر شمار	نام باب	مصدر	ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کیفیت
۱	فَعْلَلَةٌ	دَحْرَجَةٌ	دَحْرَجَ	یُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	اس میں دو لام ہونگے۔ رباعی مجرد کا یہی باب ہے
۲	تَفَعْلُلٌ	تَدَحْرُجٌ	تَدَحْرَجَ	یَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرِجٌ	—	اس میں ایک حرف ت زائد ہے
۳	اِفْعِنْلَال	اِحْرِنْجَامٌ	اِحْرَنْجَمَ	یَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	—	اس میں ہمزہ اور نون دو حرف زائد ہیں
۴	اِفْعِلَّال	اِقْشِعْرَارٌ	اِقْشَعَرَّ	یَقْشَعِرُّ	اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	—	اس میں دو حرف زائد ہیں ہمزہ اور لام کلمہ مکرر

۱ دیکھیں قاعدہ ۱۸ ۲ دیکھیں قاعدہ ۷ ۳ دیکھیں قاعدہ ۶۸ اور ۶۹ ۴ دیکھیں قاعدہ ۲۱ ۵ دیکھیں قاعدہ ۷

خواص ابواب

یعنی ہر ایک باب کی الگ الگ معنوی خصوصیات یہ ہیں

فَعَلَ یَفْعُلُ مغالبہ یعنی یہ باب مفاعلہ کے بعد اظہارِ غلبہ کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ یعنی زید مجھ سے لڑا جھگڑا اور میں اس میں کامیاب رہا اور اُس پر غالب ٹھہرا۔

فَعِلَ یَفْعَلُ۔ یہ باب زیادہ تر رنج۔ خوشی۔ بیماری۔ رنگ۔ عیب اور جسمانی حلیہ کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے جیسے حَزِنَ وہ غمگین ہوا فَرِحَ وہ خوش ہوا۔ مَرِضَ وہ بیمار ہوا۔

فَعُلَ یَفْعُلُ۔ یہ باب بالعموم طبعی وصف کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے حَسُنَ۔ شَجُعَ وغیرہ۔

باب اِفْعَال (۱) تعدیہ یعنی یہ باب لازم کو متعدی بنانے کے لئے آتا ہے جیسے خَرَجَ (وہ نکلا) سے اَخْرَجَ اُس نے نکالا۔

(۲) تَصْیِیْر یعنی کسی چیز کو ماخذ یا بنیاد بنانے کا مفہوم ظاہر کرتا ہے۔ جیسے اَشْرَکْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی میں تسمہ ڈالا یعنی تسمہ ڈالا) اس میں اَشْرَکْتُ کا ماخذ شِرَاكٌ ہے۔

(۳) سلب یعنی کسی چیز کے ماخذ یا بنیاد کو دور کرنے کا مفہوم ظاہر کرتا ہے۔ جیسے شَکٰی زَیْدٌ فَاَشْکَیْتُہٗ یعنی زید نے شکایت کی تو میں نے اس کی شکایت دور کردی۔ اَشْکَیْتُ کا ماخذ شکایت ہے

جسے دُور کیا گیا ہے۔

(۴) بلوغ یعنی کسی چیز کا ماخذ یا بنیاد میں آنا۔ جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کو آیا) اَعْرَقَ زَیْدٌ (زید عراق میں پہنچا)

(۵) مبالغہ یعنی ماخذ کی کیفیت یا مقدار میں زیادتی کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے اَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہو گئی) اَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور پر کثرت سے پھل آیا۔)

باب تفعیل (۱) تعدیہ۔ فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) سے فَرَّحْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو خوش کیا)

(۲) تکثیر۔ وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان میں ڈور تانت باندھی)

(۳) قصر یعنی کسی بڑے کلمہ کا اختصار۔ جیسے هَلَّلَ (اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا)

(۴) نسبت ماخذ۔ یعنی ماخذ کی طرف منسوب کرنا۔ جیسے فَسَّقْتُ زَیْدًا (میں نے زید کی طرف فسق منسوب کیا۔ یعنی اس کو فاسق کہا)

باب تفعّل (۱) تکلف یعنی بناوٹ ظاہر کرتا ہے تَشَجَّعَ زَیْدٌ (زید بہادر بنا)

(۲) تعمّل یعنی ماخذ کو کام میں لانا۔ تَخَتَّمَ زَیْدٌ (زید نے خاتم یعنی انگوٹھی پہنی)

(۳) مطاوعت باب تفعیل۔ یعنی باب تفعیل کے قبولیت اثر

کو ظاہر کرتا ہے۔ عَلَّمْتُ زَیْدًا فَتَعَلَّمَ۔ میں نے زید کو سکھایا تو وہ سیکھ گیا۔

باب تفاعل۔ (۱) اشتراک۔ ایک دوسرے کے کام میں شرکت اور مقابلہ کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے تَقَاتَلَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو یعنی زید اور عمر نے آپس میں جنگ کی۔

(۲) تخییل یعنی بناوٹی طور پر ظاہر کرنا کہ مجھ میں ایک چیز پیدا ہو گئی ہے۔ جیسے تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید بیمار بن بیٹھا)

باب مفاعلہ۔ اشتراک۔ جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر سے لڑائی کی)

باب اِفتعال (۱) اتخاذ۔ یعنی ماخذ کو حاصل کرنا۔

جیسے اِجْتَحَرَ الْفَارُ (چوہے نے جحر (بل) بنایا)

(۲) تصرّف۔ کسی چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ اِکْتَسَبَ الْعِلْمَ (اس نے کوشش سے علم حاصل کیا)

باب اِنفعال۔ (۱) لزوم یعنی فعل متعدی کو لازم بنانا۔ جیسے کَسَرَ زَیْدٌ قَلَمًا۔ زید نے قلم توڑا اور اِنْکَسَرَ قَلَمٌ۔ قلم ٹوٹ گیا۔

(۲) باب تفعیل اور افعال کی مطاوعت۔ یعنی ان ابواب کے اثر کو ظاہر کرتا ہے۔ کَسَّرْتُ دَوَاتًا فَانْکَسَرَتْ میں نے دوات توڑی تو وہ ٹوٹ گئی۔

اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا

بابِ اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال :-

یہ دونوں باب عیب اور رنگ کے مفہوم کو ظاہر کرتے ہیں۔

جیسے اِعْوَرَّ زَیْدٌ (زید کانا ہوگیا)

اِحْمَارَّ زَیْدٌ [1] (زید آہستہ آہستہ سُرخ ہوگیا)

بابِ استفعال - (۱) طلب، ماخذ کو طلب کرنا۔ جیسے اِسْتَغْفَرَ زَیْدٌ

زید نے مغفرت طلب کی۔

(۲) اتخاذ - یعنی ماخذ کو حاصل کرنا۔ جیسے اِسْتَوْطَنَ زَیْدٌ

(زید نے وطن بنایا)

(۳) قصر - مختصر کرنا جیسے اِسْتَرْجَعَ زَیْدٌ

(زید نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا)

بابِ فَعْلَلَةٌ (۱) اتخاذ یعنی ماخذ بنانا۔ جیسے قَنْطَرَ زَیْدٌ زید نے پُل بنایا۔

(۲) قصر مختصر کرنا۔ جیسے حَمْدَلَ (اُس نے الحمد للہ کہا)

بابِ تَفَعْلُلٌ - تحمّل - ماخذ کو کام میں لانا - تَبَرْقَعَتْ زَیْنَبُ۔

(زینب نے برقعہ پہنا)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

---

[1] اس میں آہستگی اور تدریج کے معنے بھی پائے جاتے ہیں۔

ضیاء الاسلام پریس ربوہ